

U 54471

title - Khuraya Meer Deed Deewan Hineel
creator - Khuraya Meer Deed.

publisher - Mathee Najrud uloom.

Date - Not Available.

Pages - 96

Subjects - Urdu Shajaei - Darussunn.



بیتوقی غدا آف نسیا میضانیوگر گشتن



مجموع نجوم العلوم کا نام طبع پو

۸۹۱۶۶۱۶۱

۲۰ ۲۷ ۲۸

۱۷

M.A. LIBRARY, A.M.U.



U54471

نقد و غریبات بسم اللہ الرحمن الرحیم نقد و غریبات

<p>مقد و مہین کہتے، صفوں کی رقم کا اوس سندھوت پہ ہے ستے مین ترے سایہ میں بیچ و پر ہر خوف اگر مین تو ہی تیری شخصیت</p>	<p>حق کہ خداوند ہی تو بوح و تسلیم کہ کیا تاب گذر ہوئے تو نقل کے قد آباد جو تجھے ہی تو دل مین بہر و سنا ہوتا</p>
---	---

<p>مانند جناب آئندہ تو او دور و کسی بھی کھینچا نہ پراس بحر مین غوصہ کوئی دم کا</p>	
--	--

<p>ماہیتوں کو روشن کرتا ہر نور تیرا یہ تھا کہ تو امکان سب ہوئے باہر نہ آسکے تو قید خودی ہوئے ہر جلیہ گاہ تیرا کیا غیب کیا شہاد جہان مین ہمارا دل تو کسی طرف بیان</p>	<p>اعیان مین سطر ہم ہوں نون ولی ہو اے عقل بے حقیقت یہ بھی شہود میں ہمارا ہر از بس غور و ریت</p>
--	---



اور درو منبسط ہو ہر سو کمال اوسکا
نقصان گر تو دیکھے تو ہے قصور تیرا



ہم سبھی مہمان تھو دان تھی صاحب نہ تھا
خواب تھا جو کچھ کہہ کیا جو سنا افسانہ تھا
آشنا اپنا ہی دان اکسب سنا سیکھا تھا
لوہ ولی خالی کہ تیرا خاص خلوتی نہ تھا

را در تھکا یا کعبہ یا تنجانہ تھا
ای نادانی کہ وقت مرگ یہ ثابت تھا
جیت کتہ نہیں ہو اگلزار تاراج تھا
کیا سما کہ اسی گشت مسو تھا



بہول جا خوش رہو عیث وہ سابقیت یاد کر
ورویہ مذکور کیا ہی آشنا تھا یا نہ تھا



بھرا دے منہ سے سلاہ اور کلابی کا
خراپہ تیرا سب کچھ ہی عجیبی کا
فلک کا گونہ نام جو کچھ تاشانی کا
یہ لکھ نہ سکا ضدہ زہنی ہی خرابی کا
میں سے ہی پیدا عیب اوسکی بدکاری کا

وہ خوشی کی کیا دل کی زندگانی کا
پہ پہر نہ دھنل بودہ پردہ کا چہاں سے
کرار و برق کی سی نہیں یار گشت کی
انیا در دل جا کو کون سے پائل امیر
میرج دیکھا تو سدا کی کہ نہیں قابل



زما کی نہ دیکھی جبر عذر نیری و رو کچھ تو ہے
ملا یا مثل مینا خاک میں خون ہر شرابی کا



جی نہ ہو یار ہی جھکو اودہ دیکھت
تو ہی میر نہیں ہر کے نظر دیکھت
اور تو یہ ان کچھ تھا ایک گرو دیکھتا
کتے ہو کس سے تم کو تار و پیر دیکھتا

میںلا بچوں میرا حکم دیکھتا
رہا وہ خورشید رونت ہم دیکھتا
سو ہی نہ تو کوئی دم دیکھتا کا افسانہ
رو فایہ کچھ اوسکا جو واقعت نہو

مشق شترنگ چشم ہستی بی بودی
دیکھ نہ سکنا او سے ملک جی دہر دیکھنا

۱۔ فاکہ دل کا اثر دیکھ لیا دور و بس
جی میں نہ رہا جسے دیکھ بھی کر دیکھنا

۲۔ اکسیر پر محو تیں اتنا نہ ناز کرنا
کب دل ہو گیا ہم غمزدن کے ملک
ایسا سو نہ آوے کچل کی پائینہ یہ
تو انچیا تھوں آپ ہی چرتا ہر تفریق

۳۔ ہم جانتے نہیں ہیں دور کیا ہے کعبہ
جید ہر علی وہ اسروا دہر ناز کرنا

۴۔ مثل مین جو ہم سے ہوا کام گیا
یار بیزل ہر یا کوئی گمان سر گیا
ساقی مرے بھی دل کی طرف نگاہ کر
سہا سوز عشق نہ دی آگ پر سنوڑ
ہم کب کے چل بسو تو پریشور وہاں
مدت سے وہ تپاک تو موقوف ہو گئے

۵۔ از بسکہ پہننے حرف دولی کا اٹھا دیا
ای دور واپنے وقت میں ابھام رنگیا

۶۔ جبکہ میں اگر ادھر ادھر دیکھا
جان سے ہو گئے بدن ذالی
تو ہی آیا نظر جدھر دیکھا
جس طرف تو نے آنکھ بہر دیکھا

آپ سے ہو سکا سو کر دیکھا
ہم نے سو سو طرح سے مر دیکھا

نالا فریاد اور زار سے
اون لبوں نے نہ کی میجالی



زور عاشق مزاج سے کوئی
دور کو قصہ مختصر دیکھا



زندگی کا اوسکو جو دم تھا دم شمشیر تھا
جب تک پہنچی ہو پوچھو راکھ کا یاں سپر تھا
انچو پو پو رہے پر جو جگہ اتنا شیر تھا
دامن محرابین ورنہ ہند کب گیر تھا

عاشق بیدل تریاں نکلتے ہی ہو سیتھا
تسلی تو تھی تا شیر آہ آتش نے اسکو بھی
روح کوئی ہو دو بیابان برباد
شک نے میری ملائی تھی ہی دریا پا



شیخ کعبہ ہو کے پوچھا تم کشت دل بین ہو
دور منزل ایک تھی شاہ بھی کا پیر تھا



جیت تک ہووے آپ ہی کام آیا
بیوفائی نے ترے شلجھایا
اس محبت نے جی بہت کھایا
جو بہین دوستی نے دکھ لایا

میرے مزاج نے جسے جو کہ ٹھہرایا
میرے کچھ اچھب گیا تھا دل
جو کب تک کوئی پیسے جاوے
جگہ جتنی نے سنا سنو وے گا



ہم نہ کہتے تھے نہ چہرہ اوسکے
دور کچھ عشق کا مزا یا یا



تو اک دن مرا جی ہی جاتا رہ گیا
میری یاد تجھ کو دلاتا رہ گیا
میں ہو چکا تھا جب تک نہ آتا رہ گیا

دل کہیوں ہی یہ دل ستا رہ گیا
حالین جاتا ہوں دکن تری بہت رہ گیا
در کی سے ترے دل کو لے تو ہلا رہ گیا

جفا سے غم میں ہوا وفا ہے
تقصیر میں کوئی تھے اس مصفیرو
تو کہ کب تک آزماتا رہیگا
خبر گل کی بہکو سنا تا رہیگا

خفا ہو کے ای ورو مر تو چلا تو
کہاں تک غم اپنا چھپا تا رہیگا

جے میں ہے سیر عدم کچھ کیا
مورد قمر تو یان ہم ہی ہیں
سخت بیباک ہو یہ خانہ شوق
تک ہی گردون نے اگر فرصت ہی
گرے اشک سے مانند شراب
سینہ دل کے تیرے انگوٹھے
قصہ سے قطع بطورستان
لہر جب آو گی جی میں جون برق

تک بیک خلق سے رم کیجیے گا
اور کس پر یہ کرم کیجیے گا
اسنے ہاتھوں کو تسمہ کیجیے گا
عیش کو شہدہ غم کیجیے گا
آب و آتش کو بہرہ کیجیے گا
رشک گلزار ارم کیجیے گا
عرصہ دیر و غم کیجیے گا
راہ طے اک دو غم کیجیے گا

شدت مہربان دل سے آہ
ور و کس طرح سے کم کیجیے گا

ہم نے کس ات نالہ سہ نہ کیا
سب کے ہاں تم ہوئے کرم فرما
کیوں ہو میں تانتے بندہ نواز
کتنے بندوں کو جان سے کھوایا
دیکھنے کو رہے ترستے ہم
پرا و سے آہ کچھ اثر نہ کیا
اس عروت کو کھپو گزرتے نہ کیا
سینہ کسوفت میں سپہ نہ کیا
کچھ خدا کا بھی تو نے ڈر نہ کیا
نہ کیا رحم تو نے پر نہ کیا

آپ سے ہم گزرتے گئے گیب کے
کو لسا دل ہو وہ کہ جسمیں آہ
تجہ سے ظالم کے سامنے آیا

کیا ہے ظاہر میں گو سفر نہ کیا
خانہ آباد تو نے گسرتہ کیا
جان کا میں نے کچھ خطر نہ کیا



ب کے جو ہر نظر میں آنے ورو
بے ہنر تو نے کچھ ہنر نہ کیا



قتل عاشق کی محشوق ہو کر نہ تھا
رات مجلس میں تری جس شہد گز
دگر میرا وہ کہتا تھا صریحاً لیکن
بہر جو کہ یہ بیان نہ تھا آدم کے
بہر تو شمع کی تری بیان نہیں کر گیا
مست لالہ چنانچہ میں تری ہاتھوں

پر ترسے شہد ہوا کے تو یہ دستور نہ تھا
شمع کے منہ پہ جو دیکھا تو کہیں نور نہ تھا
میں جو پوچھا تو کہا خیر یہ مذکور نہ تھا
دوان ہو چکا کہ زشتے کا بھی قدور نہ تھا
سوئی بھی داغ تھا سینے میں کہ نہ سو نہ تھا
دل نہ تھا کوئی کہ شیشے کی طرح چور نہ تھا





ورو کے مٹی سے اسی بنا ہوا کیوں مانا
اسکو کہ اور سوادید کے منظور نہ تھا





جب میں کوئی نہ تھک تھا ہوگا
اوسے قصداً ہی میرا نہ ہوگا
دیکھتے غم سے ابکے جی میرا
دل زمانے کے ماتہ سے سالم
حال مجھ غمزدے کا جس نے
دل کے پر زخم تازی ہوتے ہیں

کہ نہ ہفتی میں رو دیا ہوگا
نہ سنا ہوگا گرسنا ہوگا
نہ بچے کا بچے کا کیا ہوگا
کوئی ہوگا کہ رہ گیا ہوگا
جب سنا ہوگا رو دیا ہوگا
کہیں غنچہ کوئی کہ سلا ہوگا

یک بیک نام نے اوشا میرا میرے ناموں پہ کوئی دنیا میں لیکن اوسکو اثر خدا جانے قتل سے میرے وہ جہان بڑا	جے میں کیا اوسکے آگیا ہوگا بن کیے آہ کم رہا ہوگا نہ ہوا ہوگا یا ہوا ہوگا کسی بد خواہ نے گنا ہوگا
--	---

دل ہی اسے درد فطرہ خون تھا آنسو دن میں کسین گرا ہوگا		
---	---	---

تو اپنے دل سے غم کی نعمت نہ کھو رکتا ہوں اسطرح سیدار میں کہ رات گو نالہ نارسا ہو نہو آہ میں اثر دشت عدم میں کج نکالو کاجی کام	میں چاہوں اور کو تو یہ مجھے نہ ہوگا ہمسایہ میرے ناموں کی دولت نہ ہوگا میں نے تو درگزر نہ کی جو تجھ سے ہوگا کنج جہان میں کول کا دل نہ ہوگا
--	--

جون شمع رہتے نہ تے ہی گدڑی تمام تو بھی تو درد داغ حکم میں نہ دہو		
---	--	--

انرا زوہی بھی مری دل کی ہ کا زادہ کو پہننے دیکھ لیا جون نگین کیس ہر چند فسق میں تو ہزاروں ہیں زندین لیکن لزل سے تباہ ابہ ایک آن ہے رحمت قدم نہ بچ کر سے کرتی ہوا دہر دل دس مرہ سے رکھو نہ تو چشم راستے شاہ و گدا سے اپڑتین کام نہ بین	رجہ جو کوئی ہوا ہو سکی کا روشن ہوا ہو نام تو اس سر کا لیکن عجب فراہی فقط دل کی گر در میان حساب نہو سال و ماہ کا یار بے کون پہ تو ہمارے گناہ کا ای بغیر ہر چیز یہ فرقہ سب کا نے تاج کی ہوس نہ ارادہ کاہ کا
---	---

سربار دیکھی تیری سو فانیان
تس پر ہی نہت غور دینی ل میں نیاہ کا



ای در و چوڑا ماسی نہیں جکبو جذب عشق
کچھ کر با سے پس نہ جے برگ کاہ کا



کسی نظر کی جویہ بہیاں ہو گیا
عاشق تری گل میں کمی باہ ہو گیا
گہرا کے اپنی زسیت سے بڑا ہو گیا
دل کی طیش کے آگے میں ناچار ہو گیا
نامہ مرا تو چھوٹے ہی بار ہو گیا

دل کسی چشم مست کا شہر ہو گیا
کچھ خبر تجوی کہ ادا دہ کر ات کو
بشیخا تھا خضر آکے مری کہاں اکیدم
جاک جگر تو سیکر مون خاطر میں کچھ تو
کھینکے کہو دون میں نہ تیری صدا برس



ای درد ہم سے یا رہی آب تو سلوک میں
خط زخیم دل کو مر حسم زنگار ہو گیا



منہ سے ہی اس جان سے آخر سفر گیا
ای شمع اون تون زمر دل میں گہر گیا
ای نالہ واہ خوب ہی تو نے اشر گیا
شرمندہ تیرے آگے جہین اکو شر گیا
سینہ سے تب خدنگ نہ تری گزر گیا

تھے تو ایک دن ہی نہ اید پر گند گیا
خنکے سب سے دیر کو تونی کیا خراب
تیر سب سے او رہی مجھ پر غضب ہوا
کم فرصتی نے ہستی بے اعتبار کی
پیکان و دل کے ساتھ ہوا جیبا و خنہ



روتا ہوں گرم چوستی می یاد کر کے درد
آتش نے جکبو شمع کے مانند تر گیا



تو گھر سے پہلا شتاب نکلا
دل مجھے تھے سو کیا ب نکلا

شب گزری آوفا شب نکلا
ای آتش عشق جکبو ہم بیان

ایہ ہسر کو جو مسکر کے دیکھا
کچھ توجہ سے حجاب نکلا
بر چند کیے حنزار نالے
پر دل سے نہ اضطراب نکلا

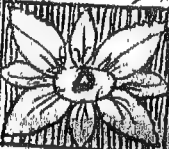


سینچا نہ عشق میں تو اسے ورد
تجہ سانہ کوئے خراب نکلا



معلوم نہیں اسکا ارادہ ہو کدیر کا
کر انہی دہن سہی تو دھت انہی کدیر کا
دیکھا نہ کسی سر کو نہ بارش سر کا
سرو تانہ اگر چشمہ مرے دیدہ سر کا

مانند فلک دل متوین ہو سفر کا
جون چاہیے اوسط بیان سہی گو کا
آزاد کیسی بھی اوٹھتا نہ نہیں منت
بے خون جگر داغ تو رہا ہی ہوتی



کسار پر ہر شگ یہ کساتا بیکار سے
ای ورد مقرر ہوں تری نالوں کا شر کا



کوئی دم کو ہم بھی ہوئے ہیں ہوا
بہ سکے کب سوج نقش بوریہ
جون زبان شمع گم تھا مدعا
ہستے موبہوم کا بان افسترا

شہر جا ملک بات کی بات اسی صبا
لے نہ جاوے حرمیں ہل فقر کو
رات جب ہو نیا میں اور کی رو
کھل گیا جو کہ تھا اسے نیچا



ور و میری تیرہ بجی کے تکیں
وہو نہ ہیو ہمسایہ فضل ہما



نہ اندیشہ ہوشادی کا تجور فکری غم کا
ہزار ہا زین سہو کا جوت زبیر اور ہم کا
کہ ہر یکہ رو قد ہی جس میں غم نکل ناگرم کا

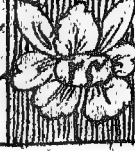
کھلا دروازہ سپرد پہ از میں رعایا کا
بند و بست سب ہوا رہن یا نئی نظروں کا
گشتان جہان کا دید کیو چشمہ عبرت سے

چین باغبان ہی صبح کو خوشی پہ لب لب

گلزار گنبد پہ یون چرتی ہو دیدہ دیکھتہ



نہیں نذر کشادہ و رو بہ گز اپنی مجلس میں



کہو کچھ ذکر آیا ہی تو ابراہیم ادہم کا

ہیں ہجوم یاس ہے کبر کیا
پر وہ کیا کچھ ہے کہ جی کو بہا گیا
ہے میں یہ کسکا تصور گنبد
پر مری نظروں کی ڈبہ ہی با گیا
غم ترا کتنے چلے کھا گیا

سینہ و دل حشر توں ہی ہوا گیا
تہہ سے کچھ دیکھنا نہ تہے جز حفا
کھل نہیں سکتی ہیں ایا نگہیں
میں تو کچھ غا بر نہ کی تھی دل کی بات
پی گئی کشتوں کا رہو شیرے یاد



ست گئی تھی اوسکے ہے سے کچھ جھجک
ور و کچھ بک بک کے تو چرنگا گیا



پر منہ پر اس طرف نہ کیا اوستہ جو گیا
اس چشم اٹکبار یہ کیا جھک کر ہو گیا
حاکا و وحی اور ہری جو منہ نہ لگا گیا
میں نگ خنق سا کہ خدائی نہ ہو گیا
دستا ہوں آج رانہ میں و تندر ہو گیا
گر یہ مرا تو نامہ اعمال دہو گیا
پان میں زمین شعر میں یہ نہ ہو گیا
میں گر چہ گیم و سرور نہ ہو گیا
شبنم کی طرح جان کو اپنی دہو گیا

دنیا میں کون کون نہ کیا رہو گیا
پر نہ ہے میری فاک صبا دردیے
آگاہ اوس جہان گنبد غیر جو دیں
طوفان فوج نے تو ڈوبائی زمین فقط
برہم کہیں ہوگی و بیل کے آشی
واغظ کسی تالی پر یوم الحساب سے
پہونگی اس زمان میں ہی گلزار وشت
آیا نہ اعتدال یہ ہرگز نزع و سر
اسی و سبکی آگاہی اس جہان میں

غزل

برابر ہے دنیا کو دیکھا نہ دیکھا
کہ جب کو کسو نے کہو ورنہ دیکھا
کوئی دوسرا اور ایسا نہ دیکھا
ترے عشق میں بہر کیا کیا نہ دیکھا
کہہ تو نے اگر تماشا نہ دیکھا
ادھر تو نے سبکین نہ دیکھا نہ دیکھا
کلی اکلیہ جب کوئی پروا نہ دیکھا

مجھ کو جو بیان جلوہ فرمانہ دیکھا
مرا غنچہ دل ہے وہ دل گرفتہ
رنگا نہ ہے تو آہ بیگانے میں
ازیت مصیبت ملامت بکایت
کیا محکمو داغون نے سرو چرخان
تغافل نے تیرے یہ کچھ دن دکھائی
حجاب رخ یار تھے آپ ہی قسم

شب و روزی و روز و در پہون او سے

کسو نے جسے بیان نہ سمجھا نہ دیکھا

جہان میں دختر درد سے عیش بنام ہو گیا
گر اپنا پہونالی جہنم دل کا کام ہو گیا
مرا حلیہ کو گر نہ تیری تو شام ہو گیا
کہ ہم حلوں کی میں ہر یک جام ہو گیا

نشہ کیا جان دیکھو کوئی آفام ہو گیا
مرا حلیہ کو گر نہ تیری تو شام ہو گیا
شب و روز اسلی گزرتی تیری تو نہ ہو گیا
نگاہ مست ان اکلوں کا ابیر ہو گیا

ہنو کل گل شکستہ کیوں کہ دل اے ورمستون کا
می گلگون کی دوت سر بر گفام ہے شیتا

اپنا ہی تو بے نکل گیا تھا
اگلے دنون کچھ سنبھل گیا تھا
کل دیکھ نصیب جل گیا تھا

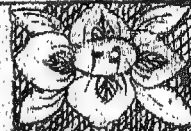
توین کے کہ سے کل گیا تھا
اب دل کو سنبھالنا ہے مشکل
اکنسورے جہا دنون نے پونچے

پسر ہونے لگا یہ دل تو عجیب
بارے پسر مرمان ہو آئے
شب تک بر مویشا و ملائم

گئے روزوں بسل گیا تھا
بطرح سے کچھ بچل گیا تھا
اپنا بھی تو بے پھل گیا تھا



میں سامنے سے جو مسکرایا
ہر نغمہ اوسکا ہی در دل گیا تھا



یوں ہی تھری کہ ابھی جائیگا
جی کی جی ہی میں نہ رکھ جائیگا
رخ ہمارا ہے اگر پائیگا
میں جو چہا کہو آؤ گے کہا
کیونکہ گذرے گے بھلا دیکھوں
میں خدا جانے یہ کیا دیکھوں ہوں
میرے ہونے سے عبث گزری ہو
پوچھ کر حال تو پسر نہی نہیں
کہو بھگوبی بسلا کو چون میں
زلف میں دل کو تو ادھارتے ہو
خدمت اور دن ہی کو فراتے ہو
قتل تو کرتے ہو محب کو نہیں
حرم و دیر تو ہم چہاں چکے
ورہم اوسکو تو سمجھائیگی پر

پسر رشتا ہی تو بسلا آئیگا
بات جو ہوگی سو فرمائے گا
تو ہی منہ اپنا بھی دکھائیگا
جے میں آ جائیگا تو آئیگا
کر اس طرح سے شرمائیگا
آپ کچھ جے میں نہ ہوسکائیگا
چپرا کیلے ہی تو کہہ سائیگا
بس مجھے اور نہ کہو آئیگا
پرتے چلتے نظر آ جائیگا
پسر اسے آپ ہی پہچائیگا
کہو بند سے کو ہی نہ پائیگا
بہت سا آپ ہی چپرائیگا
کہیں اوسکا ہی نشان پائیگا
اپنے تئیں آپ ہی سمجھائیگا

غزل

<p>بیا ہر کہسین غنچہ دل سے ملا تھا نشت مرخص ہوئی نا امید جو اس طرح غیروں سے ملتا پھر کہا میں مرا حال تم تک ہی پہنچا بیرانی تری کچھ نہیں بات کیا ہر تم اگر جو پہلے ہی جیسے ملے تھے</p>	<p>کل اوسکا کر بیان دوسرے صبا تھا یہ کیا ہو گیا اور مری دل میں کیا تھا کہی تو بھارا ہی وہ آشنا تھا کہا تب اجنبی سا کچھ میں سنا تھا مرا دل ہی یہ میرے حق میں جڑا تھا اگلا ہوں میں جا دوسا کچھ کر دیتا</p>
--	---



<p>بہا میں جو کچھ اوسکی ملنے سے دیکھیں نہ ملے تو اسے درو اس سے بسا لیتا</p>	
--	--

<p>اپنا تو نہیں یار میں کچھ یا رہوں تیرا گر پہنچے پھر مری جی نہ کر پاشیری ملا تو چاہے نہ چاہی مجھ کو کچھ کام نہیں ہے تو ہو جو جان ملجو ہی ہونا وہیں ملازم ہی عشق ہی میری تری حسن کا شہرہ یہی ہی طرف تو لگو آہا کر یوسف</p>	<p>تو جب کی طرف ہو کر طرفدار ہوں تیرا اٹھا تو نہیں غم مجھے غمزار ہوں تیرا آنا دہوں اس کے ہی گرفتار ہوں تیرا تو گل پھری جان تو میں خار ہوں تیرا میں کچھ نہیں پرگرمی باز رہوں تیرا بندہ ہمایا کی طرح میں ہی غمزار ہوں تیرا</p>
---	---



<p>ای دور مجھے کہ نہیں اب اور تو راز راز اوس شہم سے کندہا کہ بیا رہوں تیرا</p>	
---	--

<p>تو کہتے تھیں جبہ ساتھ مری جان مل گیا چلے کہسین اکوڑا جا بکہم تم ہوں کدکرا</p>	<p>ایا ہی کہو ہو گا کہ سپر آن مل گیا گوشہ نہ مل گیا کوئی میدان مل گیا</p>
---	--

شیرہ نہیں اپنا تو عیش سبزہ پہ کینا دیشیے گا میرے ہی طرح دین کو اپنے سز دیکھ ہی پرانی بلا پہ بچے آپ کو یوں وعدہ تری دل کی شلی نہیں کرتی	کہ بات کہیں کہ کوئی کان سے کا کافر جوڑے ساتھ مسلمان سے کا بھائی لگتا تو دور سے بچان سے کا تکسین ہنسی ہو کر جبرآن سے کا
---	---

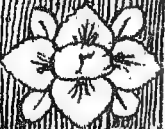







ای دور و کہا میں نے ملو جس سے کہ چاہو لینے لگا تجھ کوئی ان سے کا		
---	---	---

خیر سہی ہی اوتھہ کرو جو کہ میرا ہر نکلا مر سے دل جو تو ہر دم بہلا اتنا شولی تو ہن رہنا حال کہ سارا جو چہا وعدہ آدھیا میری تو جھکی تھی اوجھ سے بھونچا سودھ	اور دہری اتفاقا پرتہ پہلے میں ہی نکلا نصود کی سوا تیری تبا تو اس میں کیا نکلا کہا سن سن کی سب باتوں کو آخر ہی نکلا لگا کھینچے جھنڈے تھی دو ایشا آشت نکلا
--	---

ملی ہی درو اسکی ساتھ دیکھا تو غریبی سے گھنڈا اوسکے جوتھا جی میں سوا شہید کیا نکلا		
--	--	--

ترک ہو میں از کہ باہر سو نہیں کتا کہا جب میں ترا بوسہ جیسے قند پہ پیک دل آوارہ اوچھو بان کسوں کے رتے پارے میری ہی صبر بیک باستان سے وہ کتا کری کیا فائدہ نا چیز کو تقلید چوں کی نہیں چلتا ہی کہ اتنا تو تیرا عشق کی آگے کہا میں یوں تو بھائی ہوا کہ بدست قطع	ارادہ صبر کا کرتا تو ہوں پرہیز نہیں کتا لگا تب کہنی پر قند مگر سو نہیں کتا علاج آوارگی کا اس بتر سو نہیں کتا تھل خجیے ہی تو مال شکر ہو نہیں کتا کہ جم جانے سے کچل دلا تو گوہر سو نہیں کتا سہار دل پر کوئی اور تو دہر سو نہیں کتا اگر چاہو تو یہ کیا تم ہی کفر نہیں کتا
--	--

<p>کے کہنے سے جو اس باکو کو لگا کر جلد آتا</p>	<p>ہری گہرائی جانے میں مرا گھر ہو نہیں سکتا</p>
<p>کیون کس طرح میں آؤں اور اس کی تیغ ابرو سے</p>	<p>کہ جسکے سامنے آکوں وہاں پر ہو نہیں سکتا</p>
<p>جب تک ہی دل کی شیشے میں رنگ نہ لگے</p>	<p>ہی ای پر ہی تھی تین آئینہ ناز کا وہ میں ہر بات میں مرا دوس بے نیاز کا اک عمر سی اہم ہوں زلف دراز کا</p>
<p>ای دور اس جہاں میں اگر خدا کا غیب</p>	<p>بی پردہ ہو جس سے وہ پردہ ہو سار کا</p>
<p>گل و گلزار خوش نہیں آتا</p>	<p>اے جنوں جیب میں کراہتوں کیا جفا کے سوا بچھے کچھ اور</p>
<p>دروہ کو یہ رات دن تیرا</p>	<p>نالہ زار خوش نہیں آتا</p>
<p>ہر امی ہی میں یہ نغمہ سی مہر پر شیشا</p>	<p>شیشا بی میکہ میں آکھیں تب ہی آئی نہل میں اپنی بیجا پر یہ یہ دھڑکڑ کو</p>
<p>بچا یا جسکے ہاتھ سے ای دروہ میں لیکن</p>	<p>میری دل کی طرح میری نفل میں جو رہے شیشا</p>
<p>اک شانہ کو تو جو دھن ہمارے جی کا</p>	<p>کھینچ لکھو نہ ہو کہ وہ آغوش کا بال بکا</p>

<p>شع حرم ہی دی ہوا تھی پر اپنے چمکا ای کو تھی نالہ یہ وقت تھا گئی کا</p>	<p>پہلا ہے کفران کا کلمہ تری سبیت گنہ رانہا بعد رشتہ دشمن سے ہو کر</p>	
	<p>جرن شع تو ہے جید پر نظرین اور شا کے دیکھا پروانہ دار چی ہے جانار ہا کئی کا</p>	
<p>عاشق پہرے کے کیا کر گیا ایا بھے کہو خد اگر گیا دیکھیں گے کوئے دف کر گیا</p>	<p>تو ہے نہ اگر ظا کرے گا اپنی آنکھوں او سے میں دیکھوں گر بہن یہی ڈھنگ تیرے ظالم</p>	
	<h2 style="text-align: center;">خبر</h2>	
<p>پر اب جو کہ ہے یہ تو کس نے سنا تھا ای تو سن بہا رستخیز تازہ بانہ تھا</p>	<p>اہل زمانہ کے ہی نامی اور زمانہ تھا چمکا عبث نہیں کوئی فخر چین ہیں آہ</p>	
	<p>ماورائین ابھی بچے غافل پر غفریب سلام ہو دیکھا کہ یہ عالم فساد تھا</p>	
<p>کہ یہ طاقت نہیں ہون نام فیکیلیا کا خون گردن پر ہی تیرے کسی سودا کا</p>	<p>خال نیچے تو ہر اب دلی تو اناس کے کا انجیب ہر نہیں ہے یہ سیاہی تیرے</p>	
	<p>نام نشانین زاہد تری حرمت کا کوئی شور اب ہے جان میں مری رسولی کا</p>	
<p>نشاں زندگی ہر اب اپنا آپ ہی پانا دل اس کے تادی شیعہ جسے جان نہ پانا کوئی کہہ سکتا ہے کوئی سچے ہے تجا نا</p>	<p>کہاں کا ساتی اور دنیا کہہ کر جام و نجانا کسوی کیا پیاں کیجے اس پر حال اتر کو نظر حبیل سکی دیکھا تو سب و غلابی عمر</p>	

ولہ	ولہ
<p>پہن ایک سیاہی شعلہ صفت بہ قرار تھا اوجھوت سے بند بانی کہ تو نے سوار تھا تیری طرف سے حسن کے دل میں غبار تھا</p>	<p>اے شیخ روز بیکہ ترا انتظار تھا خالم یہ صید دل سر فتر اک سے تر مدت کے بعد خط سے یہ ظاہر سوا کہ عشق</p>
ولہ	ولہ
<p>بے کیو تو اپنے ہی دل تھا داغ تھا وہ گل کہ ایک عمر میں کا چسپ تھا ہو کوئی دن کی بات یہ گڑھا یہ باغ تھا</p>	<p>وہ دن کہ ہر گئے کہ ہمیں ہو باغ تھا جلتا ہی اب پڑا خس و خاشاک میں ملا گندہ ہوں جس غرابی پتہ میں ان کو گ</p>
رباعیات	رباعیات
<p>تجھ کو اے انتظار دیکھ لیب جون جون میں آنسوؤں کو انہی بیا</p>	<p>کچھ عشق کے ترے اثر نہ کیا تشنہ اور بھی بڑھتے گئے</p>
ایضاً	ایضاً
<p>کچھ کام مجھے تجھے شب مار نہوتا مگر زندگی ہوتی تو یہ آزار نہوتا</p>	<p>رفوں میں کسو کے جو کرتا نہوتا مرتا ہے لکھا ہی مری قسمت میں نہوتا</p>
ایضاً	ایضاً
<p>سخی عشق واہ دا جی منو استم سوا سو ہی تجھے ہو سکا مفت ہی فست جی لیا</p>	<p>ایک تو ہوئی ستہ دل سپید جو رہ جفا جان کے بدلے پیر ساتہ وعدہ آگ کا تھا</p>
ایضاً	ایضاً
<p>جو کچھ کہ سنا تجھ میں سوان ان میں دیکھا</p>	<p>جلوہ تو ہر طرح کا ہر شان میں دیکھا</p>

جوں غنیمت بجزاک دل صد چاک نہ پایا	منہ داک کے جان پر گریبان میں لکھیا
ایضا	ایضا
نارنج میں دین دلی تین اب کو چکا	جہاں پہنچو توں سو جہنم ہوتا ہے چکا
زائد کیا کرے ہی و شو گو کہ از رو شب	چاہے کہ دل ہی دہوے کہ در سو سو چکا
ایضا	ایضا
نارنج جانی بھی وہ دم دل طبع گان کا	احوال کچھ نہ ہو چو آفتاب سید گان کا
سچ نہیں گوئی زنجیر یو سے گل کی	اومن نہ ہو سکی ہزار تو در سید گان کا
ایضا	ایضا
دیکھ حال پریشان عاشقان زار کا	بان کر عشق توں زاریم زارن ایشیا کو
تسبت نے ہس کو مثر جو دیا	سویرہ ہے کہ سب کا مٹی کو دیا
شکوہ ہے تجو کس سے گا کس پٹیا	ماں نہ فلک اپنی ہی گریں تر مانا
تینے چاہا ہی پرا دس کو چسپا نہ گیا	وان سے جرن قتل قدم دل تو اوٹا گیا
فلک پر کون کہتا ہے گند آؤ سحر کرنا	جہاں ہی چاہے وان پر کس مٹی لپٹ کرنا
عل مری زنجیر نے رفقا دین ایسا کیا	خشم کو ہی شہر جہنم نہ تھا برباد کیا
تے پیر خلق کرتی ہے اپنے کہاں کا	پیر آئندہ جہاں درویشوں دین حال کا
خط کرتے ہے ہوا معلوم جانا حسن کا	نور خطوں نے ایسا کہاں پہنچانا حسن کا
نما و کٹ گئے سنتے ہی مجلس میں نکل	زبان کا ایسا معلوم جہر تینا کو کول
بارے مجھے بتا تو سہی کیا سب ہوا	پر تجھ پر ہر زبان ہوا تو غیب ہوا
گھر کرتا نہیں میں کو پتہ تری نامہ ربانی کا	مجھے شکوہ ہے انعام میں ہی نہ رہا

رستو گمان او نمایان ہو وقت کیا
آرشیا نے بین در و بیل کے

عاشق تو ہم سے پر کیا کیا عذاب کیا
آتش گل سے آج بھول پڑا

روایت الباء

تھا دم میں ہی تجھے اکچ و تاب
بی بضاعت میں سیال زرق و برق
موت ہے آسائش افتادگان
کیون نہوشہ مندہ روئے زمین
ہی تنگ مرفون کو بجایے کشتی
جل نہ جاوین ہیں جو صاحب ملکہ
ہستی میں کوئی گہو دل مردگان

مضطرب ہو جس طرح موج شراب
چشمہ خورشید میں کید ہری آب
چشم نقش پاکاٹ جاتا ہے خواب
سیل لشکریا نہیں خانہ غراب
جامے کب ہو سکے جام حباب
بای غم غرض میں کب لاؤ شراب
گور کے لب پر تبسم کیا حساب

مے کفان کرنے کے محنت کشتے

ورو ہو تابی دل باران کباب

روایت التاء

وہ کو گر کہیں تو ہوا کی حباب رات
ہم رو یاہ دل کو تو کیا سہو کا سین
تیری گلچیں میں رہا بہت بی مہر و ان کی طرح
ان تم تہ اپنے نفس سے ہو گیا کہون
تو شام سے جو ای مری خورشید رو گیا
سیر گناہ آتے ہیں کوئی شمار میں

تھا مثل ان ملک و عجب و قباب رات
جو شمع چاہتے ہیں کہ ہو شمع رات
لہا تھا پر مجھے دل خانہ خراب رات
گندہ سیر سیر جی یہ جو کچھ بان غراب رات
انجم کی طرح آئی نہ آ کہون میں آ رات
اسی ورو میں جی میں کیا تباہ رات

زادہ اگر نہیں کی تو نے کسو سے بیعت
پیر معاف کی مان کر دست بوس بیعت
نہ نہ تباہ ہو گناہ وقت پرستگیری
اس سلسلے میں کی عود نہ کہو سے بیعت

گو کہ بیچ کھنچ چلے جان اپنی شیخ کہو دوسے
کوئی زندہ دل کر سے سے اس دہ شوشے بیعت
روایت محمد علی سی

آئیے کسو سے ای در دستان کے بیچ
آئینہ کی طرح غافل قبول جہاتی کے کاواڑ
سیر رانغ دیوستان تو پر عبیر بکھڑکا
ہو نہ رہیں مرگ میں سوچے ہو چھاپا ہے
عقدہ دل قبول مثل قطرہ نادان تکیا
بیچ قرابہ تاجہ و بان ہیں دل صد کا کو
اور ہی مٹی پر اپنی دل بکھڑکا کے بیچ
دیکھ تو کو ہون بکھڑکا کے شانے کے بیچ
آئیے گا پر فقیروں کے ہی دیر کا بیچ
کوئی چاہا کہ نہ تہ ہر جانے کے بیچ
جون گر غلطان رہا گا آب سوا کے بیچ
رفت اور ہی ہر کس کی خاطر رشتا کے بیچ

بخت خواب لو نہ میرے سلا یا و سکور
ور نہ چوڑکا تھا ہی افسون میں رخسار کے بیچ

نہ کہ جب چلے پیر انجن کے بیچ
اسے خیر تو آپ سے غافل نہ ہو پھر
مکو نہیں ہیں دیدہ بنا کر نہ یا ان
کچھ آپ ہی آپ سوچ رہے تہا ہن کے بیچ
جون شعلہ بان سفیر ہنہ ہنہ ہنہ کے بیچ
بوسہ چپا چوڑا کے ہر ہنہ ہنہ کے بیچ

سودا اگر چہ دور تو خاموش ہے وے
جون پنچہ سوزبان ہیں اس کے دہن کے بیچ

و رو جو کر تا نہیں بابر لفظی برکتیج

چہک لہو کا کسوٹ کو شہ فاطمہ کے بیچ

روایت الہامیہ

کیونکہ میں خاک الون ہوں دل پیمان پر
میں کس طرح بتوں کو لاشہ جکا دوں
کب اختیار اپنا چون گل پر اس چمن
جہاں کب بات ہی کی شہ پر نہ آئے کبیرے
میں جانتا نہیں ہوں میٹھے بھاکر بارے
سارے کہ یہ دل بیان و فنون طاقے درویش

مانتے تھے میرے کب حکم ہو زبان پر
دل تو رنج اپنا کیسے سے آسمان پر
گنجین لہو کیا چلے گی کیا زور بھیمان پر
زہر دہان کو لاکر کدو سرور دہان پر
یوں آٹھ دکان کو رفت میری جان پر
دوڑتے مقابل آدین سطح آسمان پر

ای و رو یا عیسا ہووے سو ہو غنیمت
آئنا ہی جی نہ کہے ہر وقت امتحان پر

ساتی ہے چڑھا آج تو یہ رنگ ہوا پر
ہو اور بھی جلدی کو کی غرض بوقلمونے
گہرا کے دل تنگ جو کوئی نہس آگے
جوان کا غم ناواہل ہو پس بیچ میں ہنگ
ہاتھ جھپٹا تے تنگ ملت جہان کے
تم تو ہی نہیں ساتی تو جسے ابر میں کہتے
تو جرم دل تباہ مزا دور در کے ہے

شیشہ ہو کر سے پیچھا کر تنگ ہوا پر
یہ توں فرج کا نہیں نہ رنگ ہوا پر
اک دم میں ہو عرصہ تو ابی تنگ ہوا پر
رہتی ہو سدا انکے تیشیں خبک ہوا پر
یاں کرتے ہیں سر کھینچ کر دنگ ہوا پر
اپنی ہی نظر میں یہ بندہ بازنگ ہوا پر
چون نمٹہ گل آئے گا آتنگ ہوا پر

ولہ

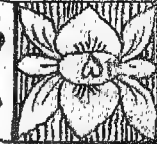
اوس قدر تھا یا کریم یا حکم رانی اس قدر

مہربانی اوس قدر نامہربانی اس قدر

مہمان کو آنے دے تکیہ نزع میں کب ہو
دستی مجھ پر اسے نہ تو اس نے اس قدر
کیا کہ ہون دو کا کسو سے قطعہ آوارگی
کوئی بھی بی رابطہ ہوتی ہی کافی اس قدر



درو تو کرتا ہی معنی کے تئیں صورت پذیر
دست میں رکھتے تھے کب ہزار دہائی اس قدر



کیتا ہوں مثل آئندہ اور ہی جمال کر
حک تو ہی ہو جبین عرق انفعال کر
آنکھوں دل کو کیونکہ دیا دیکھ یہاں کر
پہرہ طرف نظارہ حسن و جمال کر

مشہور خلق میں سنیں انہی کمال کر
آنکھیں آئندہ کبھی ترسین ہوں
حیرت ہو یہ کہ تجھے شکر کہا میں
اسی و رو کرگت آئندہ دل کو فنا تو



یہ پہول چڑھا سبکے تو آکر

منہس قبر پہ میری کھل کھلا کر



جے میں تر پلے ہی تری حسرت دیدار ہونوز
شکوہ آلودہ میں پر لب اغیار ہونوز
چھٹکے ویسے ہی تری چشم کبیا ہونوز
ماتے ز خون میں تو میں کتنی ہی دکھار ہونوز
بندہ راہی مری نظرون میں دی تار ہونوز
اکیا ہم ہی رہے ہر طرح گرفتار ہونوز

کیا سوام گئے آرام نہ ہونوز
سرب زخم تک سود ہے کوخل ہونوز
کر چکا اپنی سے عیسے ہی تو کیا حال
موت پر مند نہ ابھی سوزن فرکان ہونوز
ہم خیال اس کی ہی زلفوں دم آخر ہی
اور تو چوٹ گئی مر گئی کج قلنس



یار جاتا تو رہا نظرون سے کب کا لیکن
دل میں پرتی ہے مرے درودہ زلفا ہونوز



<p>پرتا کس کس دہائش میں یہ آسمان ہنوز لگتی نہیں ہوتا وہ میری زبان ہنوز توحید کو بھی ہوتی نہیں ہر عیان ہنوز مرا نہیں ہوں تو بھی تو میں نہ جان ہنوز آتی ہر نظر میں سہوں کی جوان ہنوز دل سے کیا نہیں ہر خیال تباہ ہنوز</p>	<p>لینا نہیں کہو کی اپنی خان ہنوز ہر بعد مرگ بھی وہی آہ و فغان ہنوز موجود رہتا نہیں کوئی گسو کے تئیں سو سو طرح کے چرمین ہوتی ہر جان ہر چند کتنے سال ہے دنیا تو کس قدر کعبہ میں درو آپ کو لایا ہوں کشیک</p>
---	--

رباعی

<p>اوسکے تیشہ کی بھی زبان بے نیر نیرے ہاتھوں سے یاں بریز بریز</p>	<p>کوہ کن سے نہ بول اسے یرویز ساتی اب سب بکارتے ہینگے</p>
---	---

مرد

<p>مقصود میرے دل کا برایا نہیں ہنوز</p>	<p>بر میں مرے وہ سمیرا نہیں ہنوز</p>
---	--------------------------------------

رباعی

<p>حال پر میرے صد ہزار افسوس نہ کر اے ورد بار بار افسوس</p>	<p>کیا تو نے ایک بار افسوس جو کہ ہوتا تھا دل پہ ہو گذرا</p>
---	---

دلیف الطاء

<p>پر ہوسکی نہ اشک طوفان کی احتیاط اور دشت اپنی کجیو دامن کی احتیاط گل ہو ہی ہو سکے نہ گریبان کی احتیاط کرتا ہوں اپنی دیدہ حیران کی احتیاط</p>	<p>کرتا رہا میں دیدہ گریبان کی احتیاط خار خروہ پڑی ہیں مری خاک میں ملی جوش جنت کو ماتہ سے فصل بہار میں تیر ہی دکنیز کو آئینہ کے طرح</p>
--	---

دل کے تئیں گرو سے کہو کہو بے یار
دراغون کی انگو کیوں تکرور و پرور
ہے زلف کو بھی اپنے پشیمان کی جھٹکا
ہر باغبان کرے سے گلستان کی جھٹکا

ردیف تھیں

لایا تشبا تو آج تنگ باندہ سوی تیغ
ناچار مجھ ہی اوس سے تو قلع کلام ہو
کیجئے نہ قتل اہل وفا جتنے ہیں سب
جان باز اور بھی ہیں پر آبر و آج
پیا سی مرے لہو کی وہ رتی ہی مہمدم
کوئی مزاج دان نہ آج تنگ مگر
ای ورو مثل زخم زمانہ کے باندہ سو
دراستہ میری قتل سے تھی ابروی تیغ
کرنا نہیں وہ بات سوا گفتگو کی تیغ
بارے کمین نہ کمانے لگا جستجو کی تیغ
میری طح نہ تھرے کوئی روبروی تیغ
بر لائے کہو تو میان آزدو سے تیغ
اکھ راسکی غوی تند سی طح ہی غوی تیغ
دیکھنا نہ انگہ کھول کے ہم غیر روی تیغ

فرد

ای ورو ایک حق ہی جانہ کی طرف
لازم ہے مجھے دل دیوانہ کی طرف

ردیف الکاف

پینام پاس بھیج نہ مجھ بقیار تک
دے وہ شراب ساقی کہ نہ نور ستیز
صیاد اب رہا نہ تہیا مجھ پیس کو
بی قدر میکشی نہ نام میں یار
ہوں نیم جان سو بھی تری انتظار
جکے نشے کا کام نہ پہونچے خوار تک
پرک کو زندگی کی توقع بہار تک
ہر صفت شیشہ شیخ کی سنگ مرار تک

راہ عدم میں ورو میں اتنا ہوتی پرور
ہو چھا صبا کا باندہ نہ میرے غبار تک

رباعیات

پرتو نام میں سہی میں اک عربون فلک خز کا ہون و رو جبکہ او کو دیکھو آکر نہیں میری تئیں کسی کا پاک گرد تو ہو گئے ترے عاشق	بخت سیاہ پر نہ پہرے میرا بخت لگتی نہیں ہو تب میری مری پاک ارے گریبان ہر بات ہے اور چاک کیا ستم ہو زیادہ اس سے خاک
---	--

روایت اللام

چمک دل ہو باغ میں نہیں تھا شکستہ دل ہاتھوں سے محبت کے ہیں پیکر کو بچ شادی کی اور غم کی ہو دنیا میں یار یہ دست گونہوں تیرے عہد یہ کی جھکی جون جہان بے نامہ دل ہی لازم ہو گوشتہ شکن زلف میں ترے	ہر غم دیکھتا ہوں تو بیگانہ شکستہ دل سارے شکستہ خاطر و دنیا شکستہ دل گل کو شکستہ دل کہو تم یا شکستہ دل بندہ سے پرہیز کوئی بندہ شکستہ دل چوڑا نہ ہوا سے نہ کیا تھا شکستہ دل خاک کوئی پڑا رہی مجھ شکستہ دل
--	--

سب خون دل چھپ گیا پوندو ندر

ای درو بہ عشق نہیں تھا شکستہ دل

بارے یہ دلغ عشق ہوا ستر یار دل تیرے کہیں لگی کر گیا تھا خیال میں اوٹھتا ہے بعد مرگ ہی مانند گرد باد	دلت سے پہلے چرخ پڑا تھا دیار دل کرتا ہوں آج تک میں پڑا انتظار دل ای درو خاک سی مری ایک غبار دل
---	--

روایت نیم

حیران انہی دار میں ہم	کس سے ہاں سب دو جا رہیں ہم
-----------------------	----------------------------

جیسے ناپا دیدار حسینؑ میں
 اگلے کیوں سے سین پار ہیں میں
 اتنے زار و نزار حسینؑ میں
 اپنے دل کے غبار ہیں میں
 رشک و چشم شمار ہیں میں
 از سرتاپا ہزار ہیں میں
 نقش لوح مزار ہیں میں
 آوارہ کو ہزار حسینؑ میں
 ہر جا بے اختیار ہیں میں
 عاشق کے دوستار ہیں میں
 اس میں بے اختیار ہیں میں
 اس طور کے کہتے یا ہیں میں

پانے پر نقش کیا ہے ایسا
 ساقی کید سر پہ کشتی نے
 جی بھی نہ پیسا کہو نہ اپنا
 اوروں کے گوہن سر نہ چشم
 کوئی کیونکر نظر میں لاوے
 آتش میں ہیں پھنسل شعلہ
 چشم عبرت سے دیکھ لیں
 جید ہرگز نہ کے پھرے اودہرے
 از بس کہ ہیں محو لا تعین
 مجنون ہو خواہ کوہ کن ہو
 اپنے ملنے سے منع مت کر
 یوں تو عاشق بہت ہیں لیکن قطعہ



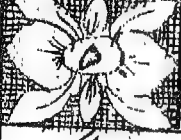





مجنون فریاد دور و دامن

ایسے یہ دو ہی چار ہیں میں



پہر یہ ہی سمجھ کے گئے ہم
 تما پیش نظر جہر گئے ہم
 ای آئینہ کے گھر گئے ہم
 معلوم نہیں کہ ہر گئے ہم
 کس طور سے زیت کر گئے ہم

اکے ترے در سے گر گئے ہم
 جون نور نظر ترا تصور
 جز اہل صفا بتا تو جو کس
 کہنے یہ نہیں ہوسلا دیا ہے
 شاعلم جب کہ کیا بتا دین قطعہ

پہلے نمبر کے ہم	جس طرح ہوا اسی طرح سے
 <p>افسوس کہ درو او کو تکیہ ہو دے پہلے خبر گذر گئے ہم</p>	 <p>کچھ لائے خستے کہ کو گئے ہم چون آئند جس پہ یان نظر کی ماتم کدہ جہان میں جلا بر ہستی نے تو تک جکا دیا ہتا</p>
<p>تو آپ ہی ایک سو گئے ہم ساتھ اپنے دو چار ہو گئے ہم انے تئیں آپ رو گئے ہم پہر نکلتے ہی آنکھ سو گئے ہم</p>	<p>یاروں ہی سے درو ہو یہ چہ جا پہر کوئی نہیں ہے جو گئے ہم</p>
 <p>بہار باغ گو یون ہی رہی لیکن کدہ ہر تعب کی ہر جا کہ یہ ہر خوشید ہر ہر ادھر کل ہاڑی تو جیب روتی ہی او دہر ہوئی آتش ہو گل کی بیٹھے شگ ہر ہر کسی عاشق کے رونے سے نہیں کہتی اج ہر گو اوڑ دیکھو اپنی غم زبالی و ہر ہر نہ پٹی بہر صبا اید سر نہ ہر الی نظر ہر سحر خدان ہی کہ یون روتی کہ کو ہر ہر</p>	 <p>چمن میں صبح کیستی تھی ہو کر ختم ہر عرق کی پوند او سکے زلف ہر ہر ہر سہیں تو باغ تجھ میں خانہ ماتم نظر آیا کرے ہر کہ ہے کہ پائیز مہبت نہا صبح بہلا ملک صبح ہو دو اسی ہی دیکھو یون ہر نہیں آسپا ب کچلا دم سبکبار ہو کو ہر کو نیا یو گیا اس باغ میں ہر ہر ہر نہ سمجھاو رہی ہر ہر ہر ہر ہر</p>
 <p>رہا ہے</p>	 <p>رہا ہے</p>
<p>شیخ کے مانند ہر کوئی ادھر ہر ہر</p>	<p>کیا کہیں سو نہا کس طرح رہا ہر ہر</p>

ہماری جو شمع ظالم آہنا تہ ہمار

جلیک دیکھو اور تو یان گذر جاہلین



خلق میں ہیں پر پیدا ہوتے ہیں

نال کی گنتی سے باہر ہو کر دیکھتے ہیں



روایت النون

کلمہ تحت سید سایہ دار رکھتے ہیں
سان کاغذ آتش زدہ مری کا رو
یہ کہنے ہمیں کیا وعدہ ہم آغوشے
ہمیشہ فتح نصیبی ہمیں نصیب ہی
بلا ہے نشہ دنیا کہ تاقیاست کہ
جہان کے باغ سے ہم دل سوانہ بہان
اگر ہم دختر زکی ہو محبت در پہ
برنگ شعلہ غم عشق ہمیں روین ہے
ہماری پاس ہو گیا جو کرین خدا ہمیں
تک سمجھ تو میں ہمیں اور کار گیری
نبون کے حیرا و شامے ہر در پہ ہے
ہری ہو آگ جنوں میں ہو ای آزاد
نہ سرق ہیں نہ شرم ہم شعلہ کسنا
جنوں دل میں کہ کی ہو نقش و نگار
ہر ایک شگ میں ہو شادی تباہ دنیا

یہی لہذا میں ہم خاکسار رکھتے ہیں
ترسے جلا جیتے اور ہی ہمار رکھتے ہیں
کہ منت کھریرا سرکار رکھتے ہیں
جو کہ کہ اوچی ہی جمعیت ہوا رکھتے ہیں
سب اہل قبرا ہی کا شمار رکھتے ہیں
نقطہ ہی خبر داغدار رکھتے ہیں
جو ہوسو ہو پر اسے دیکھتے ہیں
کہ بقیاری کو ہم برقرار رکھتے ہیں
مگر یہ زندگی سقا رکھتے ہیں
یہ ایک حبیب ہی سونا رکھتے ہیں
جو اس پہ ہی نہ ملکین شمار رکھتے ہیں
حباب وار کلمہ ہی اوتار رکھتے ہیں
وہ کہ ہیں پر کہ سنا خاطر رکھتے ہیں
سدا نظر میں وہ روح غرار رکھتے ہیں
تک میں سب یہ پہ دل میں رکھتے ہیں

وہ زندگی کی طرح ایک دم نہیں رہتا

اگرچہ درو او سے ہم نزار کرتے ہیں

جو کہ کہ ہوں سو ہونے کی طرف سے ہوں
انسا رہ ہوں یہ سائے کشیدہ ہوں
ہر صبح مثل صبح گریبان دریدہ ہوں
پیراہ میں تو موج نسیم وزیدہ ہوں
کچھ نزار میں بھی میں آریدہ ہوں

نہر گان تر ہوں یا کہ تاکن بیدہ ہوں
کینچے میں درو اس کیسے فروتنی
ہر شام مثل شام ہوں میں تر ہوں
کرتی ہے ہونے کل تو میری تہا خدا
یہ جانتی ہی تو طیش دل کہ بعد مرگ

ای ورو جا چکا ہے مرا کام ضبط

میں غمزدہ تو تھک رہا شک جلیدہ ہوں

اک نظر ہوئے سو ہی ہو تو جی جا
رات دن کی طرح میرے سینے کھائی ہیں
اپنی ہی نوع سے ہیں وہ جو پہنچے جا
ہر طرح دل کے شین انی تو بھلائے ہیں

آہ عشاق تری مفت موی جا
کوسلاست ہوں میں غم میں دیکر خدا
تو ہی آ پانی طلب نہ تھک بھلاؤ گے جو
میرے بیکاروں سے بہتر میں یہاں

ور کی طرح وہ چلے ہیں کہ اڈ کرے اور

تیرے از خود شدگان جبکہ تجھ سے ہیں

در سمجھے جو کان مجھ کو فنا ہوں
بی صبر ہوں پناہ کی طرح عقدہ ہوں
جہن نور ہوں کہ چشم کا دیدار ہوں
سدا ہوں اگر شاہ تو میں ہی ہوں

گرد کیلے تو مٹنے نہ آتا رہا ہوں
کرتا ہوں پس از مرگ بھی حل مشکل عالم
ممنون کہ فیض کے سبب انظر ہوں
ہر اسیر فقر اگرچہ تو شاہ ہے

ہر چند کہ اس ہون پر آئینہ بنا ہوں	ہر منظر انوار صفا میری کدورت
سمجھا نہیں تاحال پرانی شیں کیا ہوں	احوال و عالم میری دل بہبود پدا
ہر چند کہ عالم میں ہوں عالم سے جدا ہوں	آواز نہیں قید میں زنجیر کی ہرگز

ہوں قافلہ سلاطین قیام دار و	
چون نقش قدم خلق کو میں راہ نما ہوں	

نہ ہم غافل ہی رہتے ہیں نہ کچھ آگاہ ہوتے ہیں

انہیں طرغون میں ہم ہر دم فغانی ابد ہوتے ہیں

تقدیر گاہ امکان میں ہی وہ کچھ بخشش مطاق

کہ ہر واحد کو لاکھوں دام یان خواہ ہو ستار ہیں

غرض حسن کم ہوں نہیں کچھ خط کے آنے سے

کہ یہ سب مورچہ پے بے سلیمان جاہ ہوسلیمان

اگر جمعیت دل ہے تجھے منظور تانغ ہو

کہ اہل غرض کے کب کام خاطر خواہ ہوتے ہیں

پر کیا در و کچھ مت رکھ ترقی اور تنزل کا	
کہ اپنے ذہن میں یان تو گدا بھی شاہ ہوں	

تو مجھے نہ رکھ غبار جی میں

بیزار ہے مجھ سے تو یہ عجک

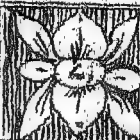
کل اس تو بار ہو مینکے لبیک

یوں پاس بٹھا جسے تو چاہے

اوسے بھی اگر نہ راجی میں
اتک ہے وہی پیار جی میں
بابلی یہ چہ بین کے خارجی میں
پر جا کہ نہ دیکھو بار بے میں

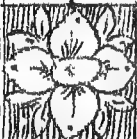


کیا فائدہ درو شور و شر سے
او بچے سے جو کہ سو مار چیں



مستیر ہوئی ہان کوئی اکا ہ ہی نہیں
ہم جب کہ بوجھتے ہیں وہ اللہ ہی نہیں
ڈھونڈنا پر انہی دل میں تو کہہ پاہ نہیں
بازی کمان بباہر گر شاہ ہی نہیں
اپنا تری سو کوئی دنگواہ ہی نہیں
توراہ پر میں سب کوئی گراہ ہی نہیں

برخیز تیرے سمت سواراہ ہی نہیں
وہ مرتبہ اور ہی نہیں کے سر سے
ہم ہی فلک ہو کر قیاسی خبر کی قلب
انسان کی داس سے ہر خطائی کے گیلان
سو رنگ بھین جلوہ نما کو تباہ خلق
گر گیتی پہ کہ ہو ہی مادی دینی مفصل

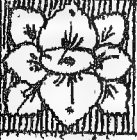


ای درو مثل آئندہ دھونڈو او سکوا آئیں
بیرون در تو اپنے قدم گاہ ہی نہیں

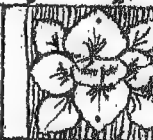


جوں میں آہن سے میں عجیب تر تابت
رہتا ہو کون اس دل ناز خراب میں
ہو موج زن تمام یہ دریا حباب میں
پھر دیکھتا نہیں اس عالم کو خراب میں
دریا سے درجہ اہی یہ ہر غرق آب میں
تہا بندوبست اور ہی عہد شباب میں

ہستی ہر قریب ہم میں ہی خطر آئیں
نہ خاتمہ نہ ہو نہ ہے یہ بتوں کا گھر
آئینہ عدم ہی میں ہستی ہر جلوہ گر
خافہ جہاں کی دید کو مفت نظر سمجھ
ہر جگہ کل کے ساتھ یعنی ہر اتصال
پیری نے ملک میں کلا وجار او گزریان





میں اور درو مجھ سے خریدار بے بستان
ہر ایک مال باطن میں سو کس حساب میں





دل ہی نہیں رہا ہر جو کہ آرزو کر میں

ہم تجھے کس کی س کی فلک تجھ کو کر میں

<p>مٹ جائیں ان میں کثرتِ نائیان تر و انہی پہ شیخ بہار سے نہ جا بھی ستر قدم زبان میں چون شمع کو کہ ہم سرخیز آئے ہوں یہ اتنا ہوا قبول نہ گل کو ہر شبات نہ ہو کہ ہے اعتبار</p>	<p>ہم آئے کے ساتھ جیسا کہ ہو کرین واسن پور میں تو فرشتے وضو کرین پر یہ کہاں مجال جو کچھ گھنگو کرین منہ پیرے وہ جبکہ مجھے رو ہو کرین کس بات پر زمین ہوس دگ بگرین</p>
---	---



	<p>ہر اپنی یہ صلاح کہ سب زائد ان مندر اے ورو آ کے بیعت دست ہو کرین</p>	
---	---	---

<p>یہ زلف تباں کا گرفتار میں ہوں کہ ہر سبکی پہنٹی ہے اسی سبکی تو او دہر بات کہنا او سر و کیلینا اگر مجھے ملیے کہو عیب کیا ہے کسویرا تیری تیوی چڑھاوے</p>	<p>یہ بیاہ چشموں کا بیاہ میں ہوں تری جنس کا یاں خیر میں ہوں سبھتہ ہوں سب ایک عیار میں ہوں نہ بد وضع تو ہے نہ بد کار میں ہوں تری شیخ ابرو کا افکار میں ہوں</p>
--	---



	<p>سبھی اپنے جینے سے ای ورو خوش ہیں مگر میں تو یہ ایک پسندار میں ہوں</p>	
---	---	---

<p>اوس نے کیا تہا یاد مجھے ہو کر کہیں آجائے اسی جینے سے اپنا توجی تنگ ہرتے رہتے ہی عالم میں جا جا مدت ملک جان میں ہی پسر کہی یوں تو نظر تیری میں تن اٹھا رو رہی</p>	<p>پاتھن میں ہوں تب سے میں اپنی خبر کہیں جتیا رہ گاہک تین ای خضر مر کہیں دیکھا نہ میری آہ نے روستہ اشر کہیں جی میں ہو خوب دئے اب چھو کہیں دریش کوئی آپ دیکھا نہ پھر کہیں</p>
---	--

<p>خالم جفا جو چاہے سو کر مجھ پہ تو دے پہرے میں جہان نے تو اپنی جد تیرے چو چھائیں دور کو تیرا تو سہی مجھے کتنے گام گمان میں فقیر کو</p>	<p>بچتا دے پہ تو اب ہی کیا نہ کر کہیں لگا دے دیکھو نہ کسی کی نظر کہیں اگر خان خراب ہے تیرا ہی کر کہیں لازم ہے کیا نہ ایک ہی جاکر کہیں</p>
---	---

<p>درویش ہر کی کہ شب اندھیرا سے دوست تو نے سنا نہیں ہے یہ مصرع مگر کہیں</p>	 
---	---

<p>بے زبان ہے بد زبان بکون یاوری دیکھیں نصیبوں کے ساقی اسوقت کو غنیمت جان وہ زخو درفتہ ہوں کہ میر کر تین کیا کہوں اپنی میں سیہ بختی بد مدت کے ور وکل جھ سے</p>	<p>اس چمن میں کسے مجال سخن دوست ہی ہو گئے مرے دشمن پہر نہ میں ہوں نہ تو نہ یہ گلشن نہ خیال سفر نہ یاد وطن حال دل تجھ پہ ہو دیا روشن مل گیا راہ میں غنیمت دہن</p>
--	--

<p>میرے اوسکے جوڑ گئیں آنکھیں ہر گئے آنکھوں ہی میں دو دو چین</p>	 
--	---

<p>مخ جان کر کل ہیں یا خد ہیں تو ہم دیکھا معرفت کو کیا تو ہم ہیں ساحل والبستہ ہیں سو گر جبر ہی و کر قدر تیرا ہی جس جگہ میں ہر چند موج زن ہے انفاد خلق ہم ہیں سب مہلات سونہر</p>	<p>گر یار ہیں تو ہم ہیں غبار ہیں تو ہم ہیں گر دار ہیں تو ہم ہیں و ریا ہیں تو ہم ہیں مجدور ہیں تو ہم ہیں خوار ہیں تو ہم ہیں تیرے ہی تشنہ کام دیا ہیں تو ہم ہیں مٹی کی طرح رہ گئے ہیں تو ہم ہیں</p>
---	---

	<p>اور ان سے لوگ انی اک بحث اوٹھ گئی تھی ای ورو اپنے دل کو مگر بارہین تو ہم ہیں</p>	
<p>گل کے سب اور اق برہم ایک ہیں جسم و جان کو وہیں برہم ایک ہیں حضرت جبریل عسرم ایک ہیں بات کی فہمیدین ہم ایک ہیں</p>	<p>جمع بین افراد عالم ایک ہیں ہر کچھ کہ بدت میں کثرت سے خلل نوع انسان کی بزرگی سے مکمل ایک وال ہے اسیر ہی قرآن کا وجود</p>	
	<p>مستحق آپس میں ہیں اہل شہود ورو انہیں دیکھ رہے ہیں ایک ہیں</p>	
<p>جو کچھ کہ بیان پر مقدمہ کرتے ہیں جہان صفایہ وہیں بود و باش کرتے ہیں جو کچھ پر دل میں تہمید کرتے ہیں یہاں تہمید ابھی باقی کرتے ہیں</p>	<p>نہم کچھ آپ طلب ہی تلاش کرتے ہیں شال عکس جو کوئی کہ پاک طہیت ہیں ہمارے اتنی ہی تقصیر ہے کہ اور راہ مزاج ناگوار دل سے اگر مکر رہو</p>	
	<p>یہ تیرے شعر میں ای ورو دیکھ نامے ہیں جو اس طرح سے دیوں کو خراش کرتے ہیں</p>	
<p>جان سے اپنی جو کوئی کہ گدہ جاتا ہے ہرگز ہے اگر یہ لوگ تو نہ جاتے ہیں جو کہ شرور نہ ہم اہل نظر جاتا ہے شیعہ کی طرح کہ بیان لیے ترجیح کرتے ہیں نہ پر چڑھتے تو ہیں ہر دل اور جان</p>	<p>کام مودت جو میں سودی کرتا ہے موت کیا اگر خیر دن کے بجتے دینا ہے یہ پیدا وید جو ہو گا غنیمت سمجھو اکھین ابھی کہیں کہیں جو ہو گا گت ہے یہ ہنسہ اہل ہنسہ سے اگر</p>	

<p>ہر ہما تو ہی تو ہوتا ہے جد ہر جا ہے ہیں ایک پل میں کئی تالاب تو ہر جا ہے ہیں لوگ کا تو ہیں چلے سویر کہ سر جا ہے ہیں</p>	<p>ہم کسی راہ سے طاقت نہیں چون نور نظر ایں گرا بر یہ فرقان ہی اگر کب برین آہ معلوم نہیں ساتھ سے انہی شبے ہوز</p>
<p>تہا قیامت نہیں تینے کا دل عالم سے ورہم اپنی عوض چوڑے اثر جا ہے ہیں</p>	<p>اپنی قسمت کے ہاتھوں دماغ ہوں میں ہوں فتادہ بزرگ نقش قدم دونوں عالم سو کچے پے ہے نظر میں ہوں گلیچین گلستان خلیل</p>
<p>نفس عسوی چراغ ہوں میں رفقگان کا مگر چراغ ہوں میں آہ کسکا دل و دماغ ہوں میں اگ میں ہوں یہ پانچ پانچ ہوں میں</p>	<p>میں کثرت میں دید و مدت ہے قتید میں و رو با فراغ ہوں میں</p>
<p>پتا ہوں آپ اپنی کبخت دل کے ہاتھوں دو گئی ہیں کتنی کتنی دل کے ہاتھوں آتا ہے باتہ نئی یان تحت دل کے ہاتھوں گل یان لگا گئی ہیں گل خشت دل کے ہاتھوں</p>	<p>مرا نہیں ہوں کہ میں کو خشت دل کے ہاتھوں نالاں نہیں ہی تنہا اس راہ میں برس تو ہمت رفیع سو کہ توفیق سلطنت ہے ایں نچہ خیمہ سے آگے جو کہہ کہتا کرہ میں</p>
<p>ایں درو آہ پہ پہ آتا ہی ہے جی میں پتا ہوں آپ اپنی کبخت دل کے ہاتھوں</p>	<p>جہاڑت شوکت میں پہ میں جو تو ماری میں دوستی نہ ہو تو لادو گل سے یارب</p>
<p>جہاڑت خاکچہ میری یہ غبار دامن خون عاشق بکھیرت ہو کہ بہار دامن</p>	<p>جہاڑت شوکت میں پہ میں جو تو ماری میں دوستی نہ ہو تو لادو گل سے یارب</p>

ہر گری کینچ نہی رجم گستاخ دامن
سی دی تارگر بیان وہی تار دامن
ہنسے رکھتا مری گردن پہ چہر بار دامن
خار پاہو دین کسوی نہ نہ خار دامن

ہم کہ دامن کے ہیں کینچ جہت جان
تار باندہا ہی مگر انکس خیر کج جو
جبکہ پانی ہی کہ دامن کو ادا کر چلے
نوشہ آنکھیں تو کینچ ہیں میری خیر



دور تو کون ہے جو گرد پھینکے پاؤں سے
دور دامن ہے ترا حد تے تار دامن



بان بنائش حباب اپنا تو گریانی میں
کہہ ہی سہیں کتری تاکہ گریانی میں
کتبت گدازان کرے اور شیر پانے میں
زادہ خشک ہوا خوب ہی تریانی میں
شعلہ رو تو کہو شعلہ دیکھو اگر پانی میں
وہم کہتا ہے کہ اب پاؤں نہ دھو تریانی میں

کیون نہ تو جہت میں یہ دیدہ تریانی میں
انکس ہی میری فقط دامن چھرائیں تر
مردم دیدہ ہر شک میں ہیں تریانی میں
آتش می سی جوتی لڑائی تریانی میں
چشمہ آب نہ چشمہ خورشید سے کم
جس دھنیا ہوں چوں بیان وہ تریانی میں



عام آب میں جون آئینہ تو دبا ہی رہا
تو بھی دامن نہ کیا درونے تریانی میں



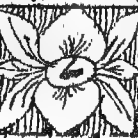
روزی موت کس لیے یہ موت ہی میں
جہنم دنگہ سے بند ہی تین چوتھ کھینچا
بہر وہی کتاب سدا جوت بھی میں
دریا کی طرح کہتے مرا کھوت ہی میں
چھال کے تینوں کس کو سے کوٹ ہی میں

مسلو نہیں آنکھیں کیون چوت ہی میں
کشتی کی طرح آنکھیں ہر شک میں بارو
ہیں مثل جابا کینچ تو دیکھ باندہ
سرسبز کس سب سے نہیں آنکھیں جانتا
ایا وہ مجھ سے نہ آنکھیں کا بہنا

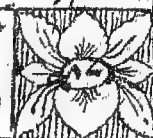
غزل

آدورفت آدنی کی میری وہ بائیں کمان
سینکے جا تو اس کا گردہ خیر شکر کمان
تب کہا جھیکا کو کوں سے سائیں کمان
جن دنوں انہی بل میں تھاموہ رہیں کمان

کہ تو دونوں پاس ہیں ملاقاتیں کمان
بہم شیر کی طرف ہی تو نگاہیں مہم
بندہ ہرے کے مری ہوگی مری دل کی قدر
یوں تو ہوں رات بسر دل ہی سکا ہی

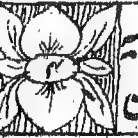


جس طرح سے کیلتا ہر وہ دنوں کا یان فگار
وہ آتے ہیں کسی دیکر کو دکھائیں کمان



کوئی اور ہی میری سوا اگر نہیں تھا میں
یہ ہیں کہاں کہوں کہ تیرا میری جہان میں
میری پس تو ہی اب کیا یہ کھانہ کران میں
کہہ دو کہ میری کیا یہ وہ کھانہ نہان میں
کہا میں تجھ نہیں جا کیا لگا کہ مجھے کمان
سوا ہوں میری جہان کجی میری نہان میں

خود سوا تو تیری یہ تباہی تو کمان نہیں
میری سب طرف تو نگاہیں نظر کیا یہ خدا میں
میری دلکشیت کو موقوف تو نہ کر مجھ میں
میری سوا میری ہر شے میری کیا کہی تو میں
کوئی میری کو نہ کہ یہ نہ کہ سپاسی میری جا
نہ کہ میری کیا کہی تو نہ کہ سپاسی میری جا



خود تو نہ کہ سپاسی میری جا
نہ کہ میری کیا کہی تو نہ کہ سپاسی میری جا



ورنہ میں مدمم ہو گیا انون کی خویاں
پر کمان یہ خویاں یہ طور پر محبوباں
ورنہ طاعت کر لے کچم نہ تو گروباں
وہ تو میری نہ کہیں لکھی لکھی لکھی لکھی

وہ لکھی لکھی تو کی خوشی لکھی لکھی
خود تو میں خیر ہوگی شمع کو حور ریشہ
وہ لکھی لکھی سپا کیا انان کو
آپ تو میں پر اسکا بھی کیا خانہ خراب

<h1>غزل</h1>	
<p>دل میں ہر وہی وفا پر جی وفا کرتا نہیں جی کو ان باتوں سے ہرگز آشنا کرتا نہیں جای شک لاکھوں ہے اپنی خانہ گرا کرتا نہیں</p>	<p>نزع میں تو بہن و کٹر اگلا کرتا نہیں سچی بیعت کرو مہر و وفار و شوخ تو کون ہی شب پر کہ مثل شمع کبھی تھوٹا لگے</p>
<p>عشوقہ و ناز کر شمع ہیں سہی جان بخش بیک دروم تر ہے کوئی اوسکی دوا کرتا نہیں</p>	<p>پڑی چون یہ ہم تو بہر لہر اہد ہر شمع کی ہیں بتا دو کون ہے جو تیرے گیس میں نہیں ہوتا</p>
<p>جہاں چاہیں قدم کھینچیں سر پہ لگے ہیں گلوں ایک ہم ہی ہیں کہ نظروں میں کھینچے ہیں</p>	<p>نہیں معلوم کیا ہو گا یہ دل اکون لعل میں او جہا جہاں سے درو ایسے تو نہ لاروں ہی لگتے ہیں</p>
<p>اپنی غفلت کے سوکھے درو دیوار نہیں چشم بیدار تو ہے بزدل بیدار نہیں</p>	<p>آہ پر دہ تو کوئی مانع دیدار نہیں ہے دل مردہ اگر رات کو جاگے تو کیا</p>
<p>ورویان دو ہی پایوں پہ قناعت کیجے خانہ چشم ہے یہ خانہ خسار نہیں</p>	<p>ای چکر کوئی شب نہیں جبکو سحر نہیں دل لیکیا پر ایک ننگ ہر طرف نگاہ</p>
<p>کہ کون ہم دامن صحرا جہاں میں ای درو آنسوؤں سے جو تیری وقار نہیں</p>	<p>مرے ہاتھوں ہاتھوں ای عزیزان</p>
<p>گریبان چاک ہم چاک گریبان</p>	

<p>اوستے ہے ہر دق گل گلستان گلون کو باغ میں رکھو تو خندان تجہ بن ای دای جو جو تو کمان حقیقی ہیں پران تو کنو کے شبنم کہو کہ مان چیتے ہیں حبیبی تو یہ کہ ہم تین یان چیتے ہیں کیسے سودا ہے تو سودا ہی نہیں مدقن گذریں کہ دیکھ ہی نہیں کولی یان فریادست تباہی نہیں پران فرموتا ہے دل کے شبنم ہیں خواب میں ہی دیکھتے اوس کو نہیں ہے دقینہ حسن کا زیر زمین</p>	<p>کلا ہے باب عرفان جسے اوپر صبا جاتا ہوں گریان میں نہیں کریم ہم مردہ دل آجان چیتے ہیں زندگی جسے عبادت پر سودہ دیکھان مردہ کے سجاوہ بات نہیں آتی نظر دل تو سمجھائے سمجھتا بھی نہیں اوسکی باتیں مجھ سے کیا اوچھوہو تم داد کو تو ہو چنچل معلوم ہے سین تو سب باتیں نصیحت کی کہیں جسکے من دیکھ نہ تین آتی نہیں مردقین کیا کیا عین ہن خاک میں</p>
--	--

رباعیات

<p>تجہ ہی کو ہتے وہ باتیں کہیں نہیں مست گزشتہ بات و روکی کرسی نہیں ہر چہاں ہیں کہ پار ہوئی ہیں دلیسی باتیں ہزار ہوتے ہیں کہ چاہوں تو آتشیں کمان پائوں کہ دلی دل کہوں گرجان کی آٹھ</p>	<p>اگر ہی ہن تھا تو کی ہر نہیں نہیں ہیں منی بلند مری ہر شمس سے پر دیکھا ہیں جو چار ہوتی ہیں بیوفا فی ہر رو سے دل مت جا اگر ملین کلمہ دلی غم تراویان پائوں پہ راز علی سے کہتا تھا درد ہر واہ</p>
---	---

گھر سے دروازہ نکال کر توجہ دین کو نہیں
 وروا بھی دروازے میں غمش میں غلو نہیں
 آنکھوں پر پردہ اور آنکھیں کھانسیاں ہیں
 سب تمہاری باتیں تشبیہ کیا ہیں
 زندگی اگر کچھ بھی تو جوانی پر کسان
 کوئی دم کو یہ بھی اسکی ناتوانی پر کسان
 نہیں تیرے دہن میں جاسے سخن
 ہے مرا آئینہ صفا سے سخن
 یہ بسبب نہیں جیسے جی آنکھوں میں
 لیے پرے ہے بیستہ تر آنکھوں میں
 ہوتی ہو بہت پرستی اتنے خدا کے گھر میں
 کچھ دل مانہ دل میں نہ کہہ مگر جاہ میں

دل میں رہتے ہو پر آنکھوں کی کیا مقدار
 چاہیے دونوں جہان جل جاوین اک شعلہ کے ساتھ
 زلفوں میں تو سدا کیجے ادا کیاں ہیں
 ہر آنہ جی میں جو کچھ تم جانو یا نہ جانو
 سیر کر دنیا کی غافل زندگی پر کسان
 دیکھو میرے ضعف کو کہنے لگا نور طلب
 کب دہن میں ترے سمای سخن
 شعر میری عین دیکھتے عجیب کو
 کہیں ہو میں سوال جواب آنکھوں میں
 کر عجز مست لگا ہوں میں ایک عالم کو
 ہر دم ہون کی صورت رکھتا ہوں دل نظر میں
 ایسا ہی غم نے تیرے پا مال کر دیا ہے

افراد

تیرا نہیں کس کا میں مودلی پائتوں
 یہی ہر آرزو دل کی تر تو دن لگا نہیں
 متہم نہ ہی تری غم کو لیے جانو
 گر گیس کر گو کہ آنکھیں ہیں پر جو جہاں ہیں
 مورد رحمت اس کے ہوں

اوسن کر سہی بھلو کیا کام دل کے ہاتھوں
 نہیں بھوتنا یہ ملک سنا ملک سو چین
 نزع میں ہوں یہ وہی نا کر جو جانا ہوں
 افسوس ہل دید گو گلشن میں چاہیں
 شیخ میں رشک بیگناہی ہوں

روحانی الواد

<p>مانع نہیں جم وہ بت خود کام کہیں ہو خوشنیکے مانند پروں کی تکیں یاد یہی نہ عالم ہو وہ بے رابطہ کہ حسین وعدہ سے تو مرے ساتھ کی تو نہ ہر رون</p>	<p>پراس دل بیتاب کو آرام کہیں نہ ہو نتیجہ کہیں ہو مجھے شام کہیں نہ ہو ہو دے جو صراحی کہیں تو جام کہیں نہ ہو ہر ایک ہی اتوں میں سرخ جام کہیں نہ ہو</p>
---	---

<p>۴۵</p>	<p>ہر چند نہیں خبر تھے درویشی کن اتنا ہی نہ ملیو کہ وہ بدنام کہیں ہو</p>	<p>۴۶</p>
-----------	--	-----------

<p>کیا فرق درخشاں میں کہ جس گل کو نہ ہو ہو نہ محل وقت اگر تیری دیوان جو کہ کہہ دینے کی ہے تمنا ملی مگر چون جمع ہو دین گراں زبان ہزار چون صبح چاک سینہ مرا ای روزگار</p>	<p>کس کام کا وہ دل ہے کہ جس دل میں تو نہ ہو جو سمجھے ہو سکے ہے سو سمجھے کہہ نہ ہو یہ آرزو رہی ہو کہ کچھ آرزو نہ ہو آپس میں چاہیے کہ کبھی گفت گو نہ ہو یاں تو کسو کے ہاتھ ہی ہرگز نہ ہو</p>
---	--

<p>۴۷</p>	<p>ایں فغان آئینہ دل مرو نہ ہو</p>	<p>۴۸</p>
-----------	------------------------------------	-----------

<p>سبھنا فہم کہ کچھ ہر طبیعے سے الگ ہو نہیں کہیں کہہ سکتے ہیں کیا لگے ہو عجب عالم ہو ایسے میں ہستی بستی ہو نہ رہ جو کہیں تو زادہ محروم حست</p>	<p>شہادت غیبی غلط تو ہمارے گواہی کو چتر دی کہ کوئی کیونکہ نگلی سے سیاہی کو اعد ہر سو نیستی آتی ہر دوری بندھا ہی کو گنگا روں میں سمجھا کر تو اپنی بگیاہی کو</p>
--	--

<p>۴۹</p>	<p>نہ لازم نیستی اسکو نہ ہستی ہی ضروری ہو بیان کیا بھیجے اسے درویش کی تباہی کو</p>	<p>۵۰</p>
-----------	--	-----------

<p>مکس میں باہو نہ شمع و رخ کو</p>	<p>لاہون اگر ہم اپنی دل داغ داغ کو</p>
------------------------------------	--

جاتی تو تو زلف کے کوچہ کو اور صبا
نسب بار دل زبایدہ نصرت چین
بیل کی طرح شش لفت میں بکیر دل
کیا چپ رہی ہی ہو مینا میں خوش
تینیری تیزی عالم کیستے ہے کب

پر دیکھو جو پیر کسی میدان کو
کھید پر لیے پروں کا گلیکشت باغ کو
بند ہوا نہ دیکھو کہیں بال فراغ کو
روشن کرانی جلویں سر چشم باغ کو
نامے سے عند لیک بیان باغ کو

ای و رو رفتہ رفتہ کیا آپ کو بھگے کم
اس راہ میں جلا تھا میں کے سرخ کو

ست ہون پر معان کیا بکھو فرما تو
صبح اور خوشید کے مانند میری حب کو
سماں دینا دسکوت ہر طرح جون قید نا
اور افزونی طلب کی بید مرنے کے ہوئی
تیری خون آخامیاں شہر میں آتی تار
حب کی سے صبح کو ہوتا ہے رزق چراغ
دور ہوں اما وہ میخو ارگی یہ ہے پرست
بات اہل دہر کرتے ہیں باں شوخ شیر
صورت تقدیر میں کب معنی تحقیق ہیں



پایوں میں خم کروں یا دست بوسی ہو
چاک کا موجب ہر توی تو ہی اسباب رفو
پہر مجھے ہر لیر کے آ رہا اوسیکے لہو
خاک ہونے کے کیا پورہ گرم جستجو
ای قطرہ جو رزق تو ہو میرا ہے لہو
دیکھو تجکو اور کیا گلشن میں گل کا رنگ بو
سر اگر کاٹے اونوں جماعت مشل کرو
نہت زبان شمع کو یہی شمع کفتگو
رنگ ہی پر گل تصویر میں کھید ہو

سیکڑوں میں خم سے اس باغ میں نکلی نہال
خم دل کی بر نہائی و روی سکون آرزو

ہماں جب ہر جگہ دیکھوں اس کے ازینما کو

ماؤں کی اکسوں کو اس چشم ہیران کو

<p>نہو اچھی سمجھ کیا دیکھوں مانہ تو دکھاتا ہر نہ تھا کچھ ہی بھلاں دشمن ہیں ورنہ نیکے چلتے ہیں تو کچھ طرح سورج سے کہ</p>	<p>میں چونکے غدا کش زہ اور ہر چہ اغان ک ہری کو کہ وہی دیکھتا تو یان پھر پھر دمان ک چو پایا گو کہ چون ہر شید میں لے غمان ک</p>
---	---

	<p>نہ واجب ہو کہا جاوے نہ صدق مہنوع اسیر کیا شخصیں کچھ سہنے نہ سرگز شخص اہکان کو</p>	
---	---	---

<p>نہ مہنوع لگائی ہو نہ غرض کہ شہی ہو نگینے کے سوا کوئی بھی ایسا کام کرتا ہو نہیں شکوہ جو کچھ ہو خالی کا تر و سرگز</p>	<p>اتنی ہو وہی جو کچھ کہ مرضی اے ہو کہ ہو نام اور کار کشن اور اپنی سہمی ہو گھلا تب ہوا کرتے کسوئی ہی نہا ہی ہو</p>
--	--

	<p>رباعیات</p>	
---	----------------	---

<p>ایک چلو سے یوں تو یہ جی ہمت لگائیو اب جہتیار ہاتھ سے جاتا ہے آئیو یہ نہ آجای کہیں جی میں کہ آزاد کرو دوستان درو کو مجلس میں نہ تم بایا کرو آنکھوں میں کب تک میں کون بٹھا کرو کھیر لے پیری تو میرے عیار کو ای ناز سطر سے منہ اوسکا نہ موڑیو صیاد زنج کچھ ہر اسکو نہ چھوڑیو ساتی تو تنگ نہ فرصت شتاب ہو دورانے اتے سول ہیں ہی آب ہو</p>	<p>ای درو یان کسوئی نہ دکھائیو میں لکڑی سے کتیلین کشتی تو آکروں انہر بندہ بہ جو کچھ چاہو سو بیدا کرو مہتہ کہیں ہمیش تمہارا بھی شخص ہو کہنا کمال شفیاقی تو رفتار یا رکرو ویسا ہی تلیک ہر وہ دامن تو اچھی صبا سرشتہ نگاہ تغافل نہ توڑیو جاوے تو شخص یہ لڑبال و پیرسان دے کہ جو کچھ شیشے میں تابی ہو کتاب آئینہ کہ نہیں ہر عیب داکر</p>
---	---

کسو بہن نہ پیا میرا کس اندر خوشبو تسلیاں میں سب سے تیرا گلیں ان میں دل نالان کو یاد کر کے صبا نیم میل کوئے کسو کو چوڑ میں نہیں کتا کہیں تم اور مجا یارو	نہ دکھیا اک کلمہ ہر اک اکدم اور شیر و جگو ہی تو ہی نہ مٹی کی ہمارے آرزو تج کو ات کہتا جہاں ہ قاتل ہو اس طرح بیٹھا ہے غافل ہو بندہ پرور سطر کو ہی کہی اکا کرو
---	--

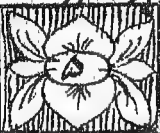
ردیف الہام

ہر طرح زما کے ہاتھوں میں تم دیدہ ہم گلشن دوران میں آغوش کے طالع اچھے قریب سے رہا دوسری کہتا ہوں اوروں کو تو پیچھے ہو نظر کو غافل جھپری ہی تو یہ عقدہ تو کھول صبا بار بد خواہ سہی عالم کو ہو دی تو ہو یکن	گردل ہوں تو از درہ خاطر ہوں تو خیزدہ سر سبز تو ہوں لیکن چون شہزادہ خیزدہ جو کی نہ ابی یان سے کوئی دل شوریدہ ایدہ ہر کو نگہ کوئی پسلی ہی تو دردیدہ رفوں نے کہے بیجا یہ نامہ چھپیدہ یار نہ کسی کے ہوں شبنم دل دیدہ
---	---

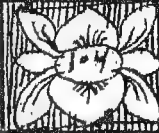
کرتا ہے جگہ دل میں چون ابرو سے پیوستہ اے ورد یہ تیرا تو ہر مصرع چسپیدہ	
---	--

رکتی ہر سے غنچہ دل میں وطن کرو چشم کشادہ کار کسو سے نہیں بچے ہو نیچے گرا وطن کو نہ نہت کی شہم اپنی اگر گرفتہ دل ذکر کیجیے ہر خند سی میں ہر سدا ناخن ہلال	بخت سے نہ کھل سکیگی صبا یہ کشتن گرو کشتا ہوں نہیں بان گزشتہ شت گرو ناخے ہی میں ہر نکمت شکست گرو ہر سجدہ وار خاطر اک انجن گرو کہتے ہر پر سید کی کوئی کہیں گرو
--	--

<p>ہوتا ہی آرزو بان پہ میرے سخن گرہ ہو چون باب جان یہ پیرین گرہ شیرین کو دل سر نہ لکلی کو کہن گرہ یان دل گرہ کی شکل ہر اودمانی ہن زلف سپید وہ نیل ہی جیسا ہن گرہ</p>	<p>جب چاہے کہ عقدہ دل تجھ کو لے تنگی سے تن کے جاسے کی تو ہر دل خفا ہر خند کوئی تو تو تو تھ کر جی سچو گانٹھ کیونکر یہ کار عشق گرہ در گرہ نہو جیسا کسی کو تھوڑی نہ یہ گانٹھ نہر کی</p>
--	--



واشد کہ تو ورد کی ہی ساتھ چاہے
 بندتا سے کھول ملک اگلیدن گرہ



جی ہر دستہ مراؤ کر ہر اک ان کرتے
 رات دن کشتی ہی رہتی ہو کیا نہر ساتھ
 کام تو اور رہتا ہی سدا اس کے ساتھ
 جی جی جاہن جی تیری سر آتا کرتے

رابطہ ہر ناز تباں کو تو میری جان کے ساتھ
 اپنی باتوں کے ہی میں نور کا دیوانہ ہو
 جو جفا جو بین انہیں سنگدلی لازم ہو
 گر سیما نفسی ہی یہی مطرب تو نفسیر



درو ہر خند میں غار میں تو سن موصوفت
 روز نسبت ہو دے محکوس کیا ان کے ساتھ



تھنے کیا تھ کیا بال پر پروانہ
 پر جو دیکھا تو نہ پایا اثر میروانہ
 نت نہی آگ میں سوڑ جگر پر پروانہ
 سو جتا ہی ہر تجھے کہ نظر پر پروانہ
 رہ روور شک کی جا ہے ہر پروانہ
 پوچھو کون اور دین کس ہو خیر پروانہ

کاش تا شمع نہوتا گزیر پروانہ
 شمع کے صفی تو ہو تو ہی دیکھا تھا او
 مگر ترا حسن برشتہ نظر آجائے او سے
 کیوں او سے آتش سخاں میں لپٹی
 ایک ہی جست میں لی نثران قصود او سے
 شمع تو جل بھی اور صبح نہو دار سو سے

غزل

دل پہ بے اختیار ہو گراہ خوش خرامی اور ہر ہی کیجیے گا کیا کہوں تجھے ہنشین دل میں جو ہوسے ہیں قرار آپس میں جس پہ تقصیر وار تو سمجھو سنسنے اور بونے کی باتیں کرو دید و ادید رکھے جائیگا بت پرستی نہیں شعار اپنا شوخی تو اور بھی ہیں دنیا میں ہر گڑھی کان میں وہ کہتا ہے	تو ہی کہ کب تک لٹ اٹھی کر آہ میں ہی جون نقش پا ہوں چشم براہ برہی سی لگتی ہے وہ ترہی نگاہ میں ترا آؤ تو مرا ہے گواہ ابھی ایسا تو کچھ نہیں ہے گناہ نام اوسکا نہ کوکان ہے چاہ جب تک ہو ملاپ خاطر خواہ ہم کو ایسا نہ سمجھو واسد پر تری شوخی کہ عجب ہے واہ کوئی اس بات سے نہو آگاہ
---	--

۱۰۳	درو اپنی طرف سے حاضر ہے آگے پر ہے تمہارے ہاتھ نہا	۱۰۴
-----	--	-----

نہیں نالے سوا کوئے ہمراہ ہے دراز اور عمر ہے کوتاہ	جوان جس دل کے ساتھ میری آہ قصہ زلفت یا رکب کیا کیے
--	---

۱۰۵	درو رویش ہوں مرے تعظیم خسک کرتے ہے کہ کے یا اللہ	۱۰۶
-----	---	-----

دل اوس کو ہواؤں سے گراہ ہم سے بی بانوں سے شرمندہ دم بھی ہے	ہر دو انون کی طرح غائب نہ نہیں راہ ہر صبا کی تہنیں کب غنچہ تصویر بھی ہے
---	--

نا دل بین یو جگہ کو پہر شد شہر
بیگانہ نظر پرے تو آشنا کو دیکھ
آہن ہو، سونگ ہو سب جگہ گاہ

آہ پر تو نے نہ کی تکیہ ل تاثر میں آہ
ہندہ گراؤ سے سہلے تو ہی خدا کو دیکھ
چون آئندہ ہر ایک گز میں صفا کو دیکھ

ردیف الیاء

روسی بہار حسن کا دل میں ہر خوشی
نجات سیدہ زکریا بنت ہر کلیم پوشی
خلوت دل میں کر دیا اپنی کلاں میں غل
ہو وی تو دریاں آبِ فیض میں اوٹا گیا
نالہ آہ کیجیے خون جگر ہے پیچھے
خیر تھی جو جا سیدہ قمر جون نہ چوڑ
بیخبر فکدہ پر کسین دست قضا نہ چوڑ تو
غیر طال زائد کیا ہے طریق زہد میں

مصل بہار کی ہوا ایک یہ کلمہ دوش
شمع ہی اپنی ہاں اگر تو سودا خوشی
حسن بکا چشمہ خمہ و بال گوش ہے
بارضین ہوا اور کچھ سر ہی و بال و شس ہے
عہد شباب کے تو ہیں موسم نالوش ہے
ہنسے جان کی سیر کی ازہن غل خوشی
شکل دل ہر ایک من و ذہن ہر خوشی
دل ہر شگفتہ جس جگہ کو غل ہر خوشی ہے

اپنے تین تو کام کچھ خور و جانہ سے نہیں

و رو اگر لباس ہے دیدہ عیب پوش ہے

آفت جانِ دل لایان و بت خود فروشی
دل کو سیاہ ست کر کچھ بھی تجو ہوشی
کے یہ ہوتی ہر صبا گفت و شنید ناز
آتش گلِ جنوں مرا گرم کر سو یہ نہیں
حادثہ زمانہ کیا تیری جفا سو کیا بلا

پہلے ہی جکی شکست صبر قرار ہوشی
کتنے ہیں کدیا کو اکریبہ سیاہ ہوشی
غیر سبھی کا دل میں گلِ تاج گوش ہے
سینہ ہمیشہ اک ہر دلیں اپنی ہوشی
ہیکو مہر وٹ ڈرائش ہی یان تو شش

ہم سے تو کیا مصیبت چاہیہ ہم پر نہ چسپا
 آہ کہیں نہ نہا تو ان حال کر سو گیا بیا
 روزنہیں ہوا ہمیں رنج شعور ساقیا
 اپنا گناہ کو ترا عفو ہی پردہ پوش ہے
 منہ پہ ہر گھر فاشی لہن بہر آخر و ترس ہے
 اک دو عالم اور کئی بات ہی تو پوش ہے

محنت دینے و دہن و دہن ہی جیسا ہے
 بار سہی اور تھاکے جہتیں سرے درویش ہے

او کو سکھانے یہ جفا تو نے
 بکیسی کو عبث کیا بکیسی
 حال سن سن مرا نگا کہتے
 ہم نہ کہتے تھے ہر تو مت شوق
 کیا کیا اے مرے وفا تو نے
 قتل کر محب کو کیا کیا تو نے
 میں سنا کہ نہ کیا کیا تو نے
 پائی دل اپنے کچھ نہ اتو نے
 منہ لیا موڑ کیا ہوا تو نے

ورو کوئی بلا ہے شوخ فرائی
 او کو چھڑا کر کیا تو نے

دل مرا پھر دکھا دیا کس نے
 میں کہاں اور خیال ہو کہاں
 وہ مرے چاہے کو کیا جانے
 ہم بھی کچھ دیکھتے سمجھتے تھے
 سو گیا تھا جکا دیا کس نے
 منہ سے منہ یوں بڑا دیا کس نے
 یہ سند یا سنا دیا کس نے
 سب کا ایک چہرہ دیا کس نے

وہ بلائے سے بہا کتا تھا اور
 وروختہ تک ملا دیا کس نے

اہل فنا کو نام تھی کرنگ ہے
 راج فرار بھی کر جاتی یہ سنگ ہے

فلج ہو بیٹھ فکر سے دنوں جہان
خیرت زود نہیں ہو فقط تو ہی آئینہ
اس بہتی خرابی کی کام تھا ہمیں
حکیر نہ پسر نہ تو شمع کی طرف
کیہ ہر نوع عشق تباہ فرنگ کا
عالم سے اختیار کی ہر چیز صلح
میں کیا کہوں خبر نظر آتا نہیں کیا

خطرہ جو ہر سو آئینہ دل پہ رنگ ہے
یہاں کسی بھی جگہ اکھ کی ہر سو رنگ ہے
اور نشہ غمور یہ تیرے ترنگ ہے
اوسکی زبان ہر اوس کام رنگ ہے
محکوم تو اپنی بہتی ہر قید رنگ ہے
پراپیسا تہ محکوم شبے روز رنگ ہے
اس گلشن جہان کا جگہ کر رنگ ہے



غنیہ شگفتہ ہر سو دے کہ اسدن آرو
دیکھا نہیں میں جا کے تو کچھ اداری رنگ ہے



احد نہ ہر طرف تری مدد دکھا دیے
ہر کشتہ تغافل بہتی کبے ثبات
رواقی ہیں چشم آتشیں تیری داغواہ
عشق کی طرح جھنے تریاں نامو فلک
کھلا دل اتر دہر سے حال بہی
با رب یہ کیا خرام ہر جنبہ اک آن میں
عالم میں جھنے پاگ کہ تو سو ایک ایک
صبا دیکھتے ہیں کہ گرفتار مان گئے
ابر ترہ چشم تو کیا ہے کہ گھر گھر
دنوں جہان کی تری پر خبر اوسے

پر دے تعینات کہ تری اوستا دیے
خاطر سے کون کون نہ اسی بہا دیے
کتنی ہی تیغ ابرو سے قصے چکا دیے
تو نے خدا ہی جانے کہ کید پر آؤا دیے
ہر چند روتے رہتے میں نامے بہا دیے
کتنی ہی ہر دوسے شہر سر کے جلا دیے
اولی سے روز گارنے یوں ہی کلا دیے
صدقے کر اپنی کج کسی نے چھڑا دیے
تو نے برس برس کہ ہزاروں بھا دیے
دو پہلے تیری آنکھوں نے جھکوا دیے

ای شورش گردش دران در اول قبر
چا سو فاکر و نه کرو اختیار ہے

شک ہی نہ سونو پاگو روہین جکا دیے
خطری جو اپنے جی میں تو دوسب اور بھاد



سیلاب اشک گرم نے اعضا سے مت م
اے درو کی بہا دیے اور کچھ جلا دیے



کل سانسے دامن سے منہ دھانپ کے آوے
یان بخیر یا اگئی جب تک خیر آوے
جی دیکھو غلام کوئی کس بت پر آوے
اتاہی تو خود درو کیو گن میں ہر دہر آوے
تب جا کر جب اگر قدم چل ایہ ہر آوے
کسل جا اگر آنکھ تیر کیا نظر آوے
اس بحر میں جسے ہی کوئی شعر تر آوے

گر باغ میں خندان ہوا لب شکر آوے
تا جیکو کو یہ خبر ہو پری کو بھیجے
ہوئے ہی تری گنج شہیدان کو غریبے
زادہ کو جہان بھیجو بخیر و بدین یہ زندہ
کہتے ہیں کی گدشت تری تیج علی ہے
جن خوابی و راستہ نعلت یا نشا
ای طبع روان تری مردہ ہو و تو شاید



مطلق ہی نہیں درو اضافت سے سبزا
عدے سے تعبد کے کوئی کیونکہ برادے



کہہ دو کون کیا نہائی تو چہ چائی نہائی
یہ قصہ جب بگلیں گن تولد کو نہایت
صفا و عافیت ہی درو کی گدشت آگئی زانی
ہر دم تہمتا میں تو یہ کیو گدشت آگئی
سپر سون تر گان کا سپر سیر ہی چائی
کہ ایسی زندگی سی چیز یوں ہی نہایت

ادیت کوئی تری ہم کی میر جیسے جاتی
سناؤن کیونکہ اپنا حال میں کیا نہایت
نہیں شائق آئینہ کے وہ جو نہایت
یہاں ستر میں دل پہ میرے حشر پہ
اگر آئینہ چاہے آئینہ تھرے تو نہ نہایت
پر کیونکہ ہی تہا ہر جکو و دکیا کیے

شکل پر جبین بھیجی سرجی سونکل سے
میں خشک شاخ ہوں کہ نہ پوچھ نہ پل سے
بر دست و پا صبا کوئی بات بل سے
میں وہ غریب ہوں کہ نہ ڈوبنا و جیل سے
کوئی اگر کسو کے سبھاں سنہل سے
چرخ آسیا سے انہویر دانہ نہ دل سے
پکھلائے جو تیسے کوئی دل پکیل سے

جہاں تیرا گریہ پڑی ہو تو مل سے
نشوونما کی کسو ایدای بہار مان
خوگیک جز یہ اوس یہ قدرت کی ورہ کب
شجر جاب جبکہ ندرت گیا گیا
گر نہ نہ دیوین خنت کی نظرون سحر دل کو ہم
روشن خمیر خضر ہین عالم ہین ہون غوم
و تو عبت ہوشیت گران شک کو گزار



کہ اور بھی غزل کوئی پراس دلیت مین
اے درو قافیہ کو اگر تو بدل سے

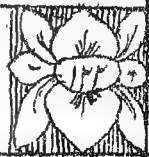


میرا ہی دل پر وہ کہ جہاں تو سما سے
اُٹھ کر کیا مجال تجھے نہ کہہا سے
نقش قدم کی طرح نہ کوئی اوٹھا سے
اوس کا پیام دل کے سوا کون لا سے
اپنی تین ہلاک اگر تو بہلا سے
دوڑے ہزار آپ سے باہر نہ جا سے
دل سے اوٹھا خلافت اگر تو اوٹھا سے
یہ آگ وہ مینیں جسے پانی چھتا سے

ارض و سما کمان تری وسعت کو یکا سے
و حدت مین تری جڑ و دل کا نہ سے
میں وہ فتادہ ہوں کہ بغیر از فنا تجھے
قاصد مین یہ کام تیرا اپنی راہ سے
غافل خدا کی یاد یہ صفت بول بھیا سے
یارب یہ کیا ظلم ہے اور اک فہم یان
گو بخت کے بات بہائی یہ کیا صول
اوہا می ناخوشی نہ تو آپ آسک سے



سب شرب عشق و و خود ہو جبکہ حشر
ای درو چاہے لائے خود ہر نہ لائے



محل

ہر سو جن میں جو دیر و دم کر جانے کی
وگر نہ جو ہے سو کو دشمن میں کر جانے کی
غیر سنی جو کہیں میں کسی کے آئے کی
نہ جہیز لائے کی بات کیا ودا آئے کی
ہر سو تھی نہیں گسوانے کے اوشمانے کی

مستم پر حضرت مل کر کہ آستانے کی
طریق اپنے پر اک دور جام چلتا ہر
کیا جو گہری دانے تیر و مردوں نے
نظر نہ پیر تو میر سے دل کھنکھانے پر
جفا و حیرا آستانے پر سے لہانے کے



میں ذکر تو ہے درو یا و عسالم کو
ملج تباہیے کیہ اپنے پتین بہلانے کی



خیز وصل سو مانگی میں آس میں ہے
ہر قطرہ کم از پادشاہ اس نہیں ہے
یہ فقر کی دولت ہو گیا غلام میں ہے
گھٹن میں تکر پھولوں کی یہ باس میں ہے

کوئی بجا وہ اپنے تئیں دشمن میں ہے
دو شک شکستہ میری چشم سے جسکا
زنا راوہر کو لیت چشم حقارت
گذرا میری تباہ کون صبا آج اوپر سے



بیفائدہ افلاس کو صانع نہ کر اسے درو
ہر دم دم عیسیٰ ہے تجھ باس نہیں ہے



ہر نرم طب جون شرہ بر زم زمی ہے
جوخت ہر سر شک عقیق پہی ہے
ہر جان سوی جان پہل پر سو شنی ہے
ہر نقش قدم اوہی آسودہ تھی ہے
اکہی تو میری جان ہی پر آن نہی ہے

یاں عیش کر پر کہ میں چھی لاشکی ہے
دل تگر و کیا میری ترا کیسے کہوں نہ
کیا کام تجھے خوف درجہ گہری ہے
تن پرور یہ خلق کب پر سو نہیں ہے
اگر جیلا آئی تھی سودل پر تھی تھی

۱۲۱ اسے دور و کون کس سے تبار از محبت
عالم میں خون چینی ہو یا غنہ زنی ہے

آتش عشق جی جلاتی ہے
تو ہے اور سپر پناہ ہے ہر وقت
شام بھی سو چکی کہیں اب تو
کچھنا سب نہیں ہے کیا کیلے
یہ بلا جان بجا پر آتی ہے
دفع میں اور میری چاتی ہے
آشتی کہ رات جاتی ہے
جی میں جو کہ اپنے آتی ہے
اب جدائی محبت مستاتی ہے
ٹھک خبر لے کہ ہر گھر سے ہو کو

۱۲۲ دور اسکو بھی دید کر لیجے
نوجوانی یہ صفت جاتے ہے

بے غلط گر گمان میں کچھ ہے
دل بھی تیرے سے ڈھنگ کیسا ہے
سے خبر تیغ یا رکتے ہے
ان دنوں کچھ عجب سے میرا حال
تجہ سو ابھی جہاں میں کچھ ہے
اُن میں کچھ ہے اُن میں کچھ ہے
باقی اس نیم جان میں کچھ ہے
دیکھتا کچھ ہوں وہ بیان میں کچھ ہے
اور بچے چاہتے سو کیسے اگر
دل نامہ زبان میں کچھ ہے

۱۲۳ درو تو جو کرے ہے جی کا زیاں
فائدہ اس زبان میں کچھ ہے

آرام سے کہو بھی نہ کیا رسو گئے
خواب ہم سے چونکے تھر تھر رسو گئے
اوتھی نہیں ہے نہ زنجیر سے جدا
ویسے ہمارے طالع بیدار سو گئے
آخیر کو جاگ جاگ کے ناچار سو گئے
دیکھو تو کیا سبھی یہ گرفتار سو گئے

تیرے گلی ہے یوں آرام گاہ ہے
رکتے قدم کے پانوں تو ہر پاس ہے

وہ مرچے جو رزق برہم جہاں تھے
اب اویٹے درو یان سے کس پاس ہے

آج تار پٹے مرے زور دسویں کی
جیہ رہتی ہے چڑھی زلف کسویں کی
غیر کہتے ہیں پیش بری پادشہ کی
کہیں کہ تشبیہ ترسے اسے دیکھ کوئی
زخم دل جتنے تھو پان سے جگر دوزی کی
اوتھو کیا کہن میں اپنی سپہ دوزی کی
سپر فانی نہیں محتاج بد آموزی کی
شیعہ کو اتنی نہیں ملے دل افروزی کی

شعری فکر بن آتی ہے اسی سے جب کو
درو کی طرح کہہو فکر نور دوزی کی

جون سخن اب یاد رک عالم رہے
تا اب جون قطرہ جہاں منفصل
یہ چلا آنگھوں سے دل سو کر گزار
رک نہیں سکتی ہیں بیان کی واردا
ہے زمانہ وہ کہ مثل آسمان
ہم ہی اس وحشت میں نہیں اودار
ہر حال عقل زیر آسمان
کیک آتش لگا کر ہے یوں قہقہہ
زندگانے تو ملی جا ہم رہے
جس جگہ سجدہ کرے اہم رہے
منہ نہ کر جسم رہے تو جسم رہے
کب یہ ہو سکتا ہے نہ پاتھم رہے
جیکے اس کے اہل رفعت خم رہے
اور بھی جگہ کے سویان کم رہے
حس ہو جس ل میں وہ خم رہے
چو تھیوں کے گہرا ماتھم رہے

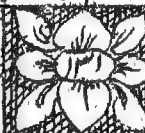
رکھتے فیدہ من روئے کو یاد
جب تلک اسے درو دہن میں آ رہے

کلی کا بھی نہ کچھ چلے خزان سے
یہ تیرے نہ گو گمان سے
ہر خندہ کہ نکلے ہے دہان سے
جو کوئی گیا پہر اندہان سے
کہ ساغر چشم دلستان سے
جو حوت نکل گیا زبان سے
کینچے ہوئے تیغ لکشان سے
آتا ہے یہ قافلہ کمان سے
بغ اور کو نکال اپنے بان سے

بلبل نہ برائی باغبان سے
لیتے ہیں نثرہ سے کام ابرو
چون غنچہ وہاں دل ہے غافل
مانند صبا ترے گلی میں
ہمیں سیف زبان تری مسیت
وہ سینہ ہوا قلم کے مانند
شیخون کے لیے فلک پہری ہے
ہر آن میں واردات دل پر
بہ نام کرے ہے دستہ ریز



ہے مثل جریغ و رومی سیرا
دشمن دم عیسوی بھی جان سے



کسے دماغ کہ ہو دو بدو کینے سے
بزرگ نام ہوں بر کندہ دل نگینے سے
بیاہر فیض مرے دل کے اگینے سے
شال ماہ زیاہ نہیں سینے سے
کہ زندگانی عبارت ہے تیری جینے سے
یہ نفت مال لگا بات اس قینے سے

نہ مانتے دوستاں فلک کے ہماری کینے سے
نہیں خیال ہجر خاتم سیدان کا
لبان دائرہ انگور حیرستون نے
ترقی اونیزل کوین کے کچھ عرصہ
مجھے یہ ڈر ہے دل زندہ تو نہ مر جاوے
مال کار سہما یا قبور نے ہم کو



بسا ہر کون ترے دل میں گلبدن اور
کہ پو کلاب کی آئی ترے پسینے سے



<p>جی کی جی ہی میں رہی تپا نہوئی پائی دیر داد دی ہوئی دوسرے میرے دوست کے کون دھڑسے وسا مان گیا یہ سچا اور کچھ شیخ جی تم مجلس نندن خوش جی میں منظور تھی جو آپ کی خدمت کا ایک ہی اوس ملاقات نہوئے پائی پر جو میں جا تا تھا سو تپا نہوئے پائی جسکی خاطر کہیں سرت نہوئے پائی مجھے کچھ غریب مدارات نہوئے پائی سو تو ای قہر عاتقا نہوئے پائی</p>	<p>جی کی جی ہی میں رہی تپا نہوئی پائی دیر داد دی ہوئی دوسرے میرے دوست کے کون دھڑسے وسا مان گیا یہ سچا اور کچھ شیخ جی تم مجلس نندن خوش جی میں منظور تھی جو آپ کی خدمت کا ایک ہی اوس ملاقات نہوئے پائی پر جو میں جا تا تھا سو تپا نہوئے پائی جسکی خاطر کہیں سرت نہوئے پائی مجھے کچھ غریب مدارات نہوئے پائی سو تو ای قہر عاتقا نہوئے پائی</p>
---	---

<p>جی خواہی گیا اک نگہ گرم کے ساتھ درد کچھ اور عنایات نہوئے پائی</p>	<p>جی خواہی گیا اک نگہ گرم کے ساتھ درد کچھ اور عنایات نہوئے پائی</p>
---	---

<p>فرست زند کے بہت کم ہے گو سراپا ہے آب آئینہ دل پر چاک ہے کل خندان دین و دنیا میں تو ہی ظاہر ہے خبر و شہ کو سمجھ کہ ہیں دوزہر ست عبادت پہ بھولیو زاحد سلطنت پر نہیں ہے کچھ موقوف اپنے نزدیک باغ میں تجھ میں نہ ملین گے اگر کہے گا تو دل عاشق کے بھیرارے کو</p>	<p>مستقیم ہے یہ دید جو دم ہے اپنی اکھوں میں چشم لزم ہے شادی و غم جہان میں تو ام ہے دھون عالم کا ایک عالم ہے سانپ کی زیت ہی شجر سم ہے سب طفیل گناہ آدم ہے جکے ہاتھ آوے جام سوچ ہے جو شجر ہے سو نخل نام ہے تیرے خاطر ہمیں مقدم ہے دو ہے سچے ہے جو کہ غم ہے</p>
--	---

<p>درد کا حال کچھ نہ پوچھو تم وہی ارونا ہے نت درہی غم ہے</p>	<p>درد کا حال کچھ نہ پوچھو تم وہی ارونا ہے نت درہی غم ہے</p>
---	---

دل مرا باغ دلاکشا ہے مجھے
چشم نقش قدم ہوں میں کیس
دیدہ جامِ حبان نما ہے مجھے
حاکِ انکھوں میں طویا ہے مجھے
مجھے بر چنر تو مکدر ہے
کہیں خاموش ہو کہ مثل شمع
پاؤں لرزے ہے مست کے ہند
ور و ترے پہلو کو گشت ہوں ق



ور نہ ان بے مروتوں کے لیے
اور بچے ہو خراب کیا ہے مجھے



نہ کو کسی طرح تو جاکھیے اوس سے
پہر چیرے اور باتیں نہ جاکھیے اوس سے
دون ہی تو نہیں فتنی نہ کیا کیجیے اوس سے
دل جس سے ملے اپنا ملا کیجیے اوس سے

یار و مرا شکوہ ہی بہلا کیجیے اوس سے
جوں جوں وہ کہیے ہی تو یہی آ کر چہین
سوم تیرے یوں ٹھہر کی اب سے نہ ملے
پیرا اگر مجھے ہو غمخوار ہو بہت



ہم کہتے نہ تھے درو سیان چوڑیہ با تین
پانی نہ سزا اور وفا کیجیے اوس سے



تھے سیکھوں ہی نام و استہ اکیہ م س
بہنے کہ آگئے ہیں بٹیکے ہری عدم س
سیرا حدوت آخر جا ہی بٹہر قدم س
سب تھے ہو سکے بکن ہندین جو س
ہوں نکل گس کہیں پیدا ابھی نام س

سر نہ تباہ نشان میری خلیک عم س
واقعہ یاں سو سہم ہیں نہ کوئی جسے
میں کو نہیں ازل سے تباہ ہوں باقی
گرا ہو تو بلیہ ورجا ہے نہ ملے
شتاق گر تہا کہ لکے تو کیا عجب ہے

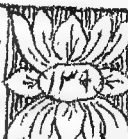
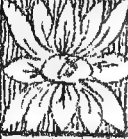


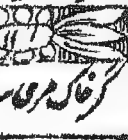
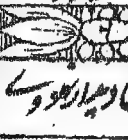
<p>نزدیک تو جاوے کیا دوا پر کرم نہیں سب وہاں تین تاجہ میری قدم خندان نہیں ہر طالب عشق کو پیش گر با دبا برانہ کہ تو نہ ہم سے او شیخ یہ نہیں دیکھ کے سوئے</p>	<p>ہر خدیوہ تنہا در غور نہیں ہا ہے اب یہ وہاں ہوتا ارگشتگی کہ ہر ہوا کہ گاہ بانی کو ہو وری گاہ ہے کا ہر جوئی ہنگر دین نصیب طالع آو ہر دامن کئی شہور و کسو کے</p>
---	--

<p>نور و پر ہی چ تو میری ہی ہے سببت کبر ہے اور ہی غم جوڑے جو ایک غم سے</p>	<p>نور و پر ہی چ تو میری ہی ہے سببت کبر ہے اور ہی غم جوڑے جو ایک غم سے</p>
---	---

<p>زبان جب تک ہے یہی گشت کو ہے میں بے صبر آتا ہوں و وقت کو ہے ترے آرزو ہے اگر آرزو ہے گل دوستی میں عجب رنگ و بو ہے جہاں آنکھ بندگی نہ میں ہوں تو ہے</p>	<p>راجی ہے جب تک تری سبوت ہے خدا جانے کیا ہوگا انجھام اسکا تنہا ہے ترے اگر ہے تنہا کیا سیر سب چنے گلزار دنیا نفیت ہے یہ دید و دیدار ان</p>
---	--

<p>نظر میرے دل کی پڑی و روکس پر جہر دیکھتا ہوں و ہے رو رو ہے</p>	<p>نظر میرے دل کی پڑی و روکس پر جہر دیکھتا ہوں و ہے رو رو ہے</p>
---	---

<p>روئے سے ہے نقش پاکیل خلق مانج اگر تھی رخت ماندہ اوٹاؤں میں آشیان رہو ہی کو ہر جہی میرے تین تمام تہی کا مانج ہے غفلت کے ماتہ کچھ اور کچھ غم کھوا سو جہتا نہیں</p>	<p>روئے سے ہے نقش پاکیل خلق مانج اگر تھی رخت ماندہ اوٹاؤں میں آشیان رہو ہی کو ہر جہی میرے تین تمام تہی کا مانج ہے غفلت کے ماتہ کچھ اور کچھ غم کھوا سو جہتا نہیں</p>
---	---

جاتا ہوں خوش دماغ خوشکراؤ کہو جو	بدامی ہو میں نظریں وہ دکھا جانے لگی
 جاتا ہوں کہ دمدم اب خاک میں ملا  ہے خضر راہ و رو بہ رنگ سداں لگی	
کتب اولیاء انہ آویزید میں تبریر سے قدردوان کی سمجھنے کی نہیں یہ ماہ دار دیکھنا آواز کے زرخیز نشان کا مالک منہ اس پر قصہ لکھوں مل کر نہیں خاک میں	جوں سدا نکلا ہر جام خانہ زخیر سے جو ہری قند نود و جہر شمشیر سے جا بجا بشت بردار ہیں تصویر سے خز غزالی کے بت کیا فائدہ قہر سے
 ورو اب ہنستے ہیں روئے پر رجب فاقہ عام  کیا ہوے ونا لے جو گلے تھے دل میں تیر سے	
ہمچشمی ہر وقت کومر حشم شر سے اگر وہ خان اسکا پہنچتے ہرگز کہ ان شمع تری دمی کئی ہر سے جاوے میں کہ ہر چون گل بانی ہم گرد کے ہی بے لاف شمع تری ساتھ چلیں گے اس طرح کہ روز تو جی اپنا رکے ہے کے لئے ہی مری آنکھ جہا احوال پہ اپنے ایں سنگ جو کوئی تو کیا شیشہ کے حق میں	اکی ہر نظیر وہن غائب ہر نظر سے پہر نہ کا نہیں عمر کے مانند سفر سے جھکو تو نہیں کام کسو کی بھی کمر سے جانے نہیں دیا ہر ادھر سے نہ ادھر سے ایہ ہر کو پہرینگے ہم اگر مایہ کے گھر سے ایں کا شہ یہ ابرخہ دل کول کے ہر سے جوں شمع گستا جاتا ہوں میں اپنی نظر سے کرتا ہر کوئی بھی یہ سلوک اپنی جگر سے
 گزرا کہ مری سرمہ ابصار بنوے  تو کوئی نظر قابل دیدار بنوے	

سرشتہ الفت ہی برائے شمع و برہن	یہ رشتہ ہر سببہ دزار نہو وے
گر قیدی قسمت میں ہی کیا دوسرے	پروں کو سود سے تو گرفتار نہو وے
پہرہ کی طرح تو نزدیک نہ شکے	دنیا میں یہ جینے کا جو گزار نہو وے
دل ویسی شکار سے اندھا محبت	ایسا کہیں پروں کیسویں گزار نہو وے

کر زندگی اس طور سے اے ورو جان میں	خاطر کو شخص کے تو بار نہو وے
-----------------------------------	------------------------------

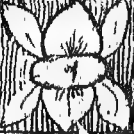
دیا ہے کسکی نظر میں یہ اعتبار بھی	کہ ایک دم ہی نہیں اپنی پاس بار بھی
سو اتیرے کسوئی نہیں پروا شد یان	شمال آئندہ اچھٹم انتظار بھی
ہمیشہ اپنی نظر میں سبک میں رہتا ہوں	دیا ہے اور دن کی نظروں میں گرفتار بھی
کبھی بھی جی نہیں گئے را خیال تری	بزرگ سایہ بنایا ہے خاک رنج بھی
تمہارے وعدے تباہ خوب میں جھٹا ہوں	رہا ہی ایسی ہی لوگوں کی کاروبار بھی
یہ کت برق تھی ہوا پر آفت جان	کہ ایک دم نہیں چمن شعلہ اسے تیز بھی
جھا و جد تو خاتم سب گوارا حسین	مگر یہ رسم جدائی ہے ناگوار بھی
یہ آپ ہی آپ کہ ہر توریان بدلتی ہو	دکائی تو سہی منہ ہی اکیسا رنج بھی

اس امر میں ہی رہے اختیار ہے بندہ	ملا ہے ورو اگر یان کہ اعتبار بھی
----------------------------------	----------------------------------

نرف کیا کامی ہوں کہ وقہم ہی مانع ہو	آپ کہیں کو اوٹینے کو کتہ دل نفع ہو
دیکھو جسکو یان اویں اور پی کی طاع ہو	کہ کہ شیعہ چنانچہ ہی گم غیب چنانچہ ہو
فر سے کیا معاملہ ہی میں اپنی دامن	قید فوری نہو اگر ہو عجب فراغ ہو

دل پر سویریں لیش ہی سنبھ سو داغ داغ ہے
ویدہ آئینک طرہ تجھے بہرا داغ ہے
اپنی تلاش سے غرض سکون ترا ملے ہے

حال مرانہ پوچھیے میں جو کون کیا کون
کونہ سکی کیونہ خار سے نشے کی آبرو
بستے ہیں یوں کہ آہ تو بھی سحر جیہ ترانہ



نصرت دل پہلی مگر نینہ گوش خلق درو
بیل داستان سراور نہ ہر ایک زاغ ہے



یا کرے ہمیں کہی کہیہ تجھے داغ ہے
دل پر شکستہ جس جگہ دو ہی چین پر داغ ہے
شل جابہ ترگونہ ہم سے ہر داغ ہے
دل پر کہ شعلہ کو کوئی شمع ہے یا چراغ ہے
عمر گزشتہ کی طرح کسی سدا سرخ ہے

انہر تین تو ہر گز غم ہی الہی داغ ہے
جی کی خوشی نہیں کرو نہ وہ گل کرنا تہ کچھ
کے یہ چشم است فی بزم کیون چکا دیا
جلتے ہی جلتے صبح تک گزری اس تمام
پایے کس جگہ تباہے بت پیوفا تجھے

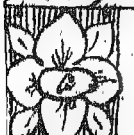


سیر بار و باغ سے ہکو معاف کیجیے
اوسکے خیال زلف سے در کسی داغ ہے



تو بھی ادھر نگاہ کرت سنبھاغ ہے
خون سے انہر شل گل ہمیں بہرا داغ ہے
کہتے ہیں جو کو بیان ہا اپنی نظر میں داغ ہے
گرچہ ہنسے ہیں ام میں کل تو تین داغ ہے
نرا خشک بھی کوئی سخت ہے خرد داغ ہے

خطہ نمطہ بیان نیا داغ پر اور داغ ہے
تیری نگاہ مست درجہ یہ کی ہر گز
دولت فقر کے حضور گرد ہ جاہ سلطنت
اوسکے خیال زلف سے ہمیں پھر ادھ
ہمنے کہا بہت آوینو یاہ آدھے



اہل نظر کو رہنا در و نہین ضرور کہیے
شل شرور ہی ہے چشم اور وہی چراغ ہے



ہنسی کی زلف میں کب پھین دیاغ ہو
 شعلہ دل کو ہر گزری آدم یا سب سے بھیا
 ہر وقت دیکھ آپ کے ساتھ جاکا
 قصہ حشر میں نہ ہو پچھلے آگ کی کین
 کیجیے جو ہمیں ہر سوبی کمان دیاغ ہے
 اپنی باطن میں تو مان ایک ہی چاہ ہے
 کچھ ہی دیر لپٹ بھیجیے ہم کو کیا نفع ہے
 دن ہی اپنی ہر جستجو رات ہی سراغ ہے



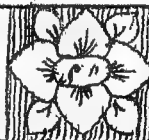
درد وہ گھیدن مگر تجھ کو نظر نہ پڑا کسین
 آج تو اس قدر تبا کیلے باغ باغ ہے



پلو میں دل چاہاں نہیں ہے
 عالم ہو سیدیم خواہ حادث
 دہو نہ بجے تختہ تمام عالم
 غنقا کی طرح میں کیا بتاؤں
 جوں شمع نہ راز دل کون گکا
 وعدے پہ ہو کیونکہ یاں تسلی
 ہر خند کہ یاں ہے یاں نہیں ہے
 جہدم نہیں ہم جہاں نہیں ہے
 ہر خند کہ تو کسان نہیں ہے
 جز نام مران شان نہیں ہے
 ایسی ہی مری زبان نہیں ہے
 ہرگز یہ تجھے گمان نہیں ہے



فریاد کہ درو جب تلک میں
 تیار ہوں کاروان نہیں ہے



عشق ہر خند مری جان سدا کھاتا ہر
 آگ تک میں بکون تیری بکشتی ہے
 ہنشتین پونچہ نہ اوس غم کی غولی مجھ کو
 بات کی دل کی بیمار تونہ سلجے جیسے
 جی گرا کر کہ شکر کہیے سرجب جاتا ہوں
 ہر پیر نہت تو دو ہی جی تہی جی پاتا ہر
 باتیں لوگوں کی ہو کچھ دل مجھے سنو تاکہ
 کیا کون تجھے غرض جی کر مری باتا کر
 آپ ہی خوش ہو رہے ہیں آپ ہی کھاتا کر
 دل دشمن یہ مجھے گمیر کے سپرد تاج ہے

راہ بیند ی کبواوشنخ کین سہ شے
دیر وادیر تو سوتی ہے جمل جاتا ہے

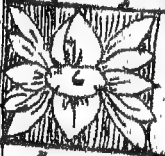


درو کی قدر مرے یار سمجھنا دانش
ایسا آزاد ترے دام میں یون آتا ہے

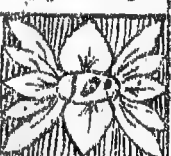


کہ دل کے تئیں دل سے بیان راہ ہے
غرض پہ تو اشد ہی اشد ہے
تو قاصد ہمارا سہرا ہے
فقط ایک دل ہے کہ آگاہ ہے
دم سرد ہے اکس ہوا خواہ ہے
خبر گیر دل کام بگاہ ہے

یہ تحقیق ہے پاکہ افواہ ہے
اگر بے حجاب نہ رویت ہے
عدم رفتگان کو جو کتنا ہے کچ
نہ بیان علم و دانش نہ فصل نہ ہنر
کئے نالہ و آہ سب ہنہنس
خدا اوسکو رکے سلامت رہے



یہ کیا درو بکھر مصیبت پڑی
کہ دن رات نالہ ہے اور آہ ہے



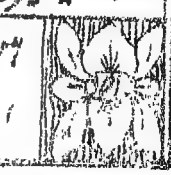
یہ بھٹ کچے پیمان کر مجھے
رہے خزانہ پران کر مجھے
یہ دلا باز ہوا پران کر مجھے
سیر میں اپنی سے جان کر مجھے
لیون زلف سے پران کر مجھے
یہ عید باج تو پران کر مجھے

پیارے
گمراہ
بہشت
دو عالم
پر کیلنگ
یہ فراغ
یہ فراغ

دشنام دی سیر غیر کو تو جان کر مجھے
اکھ کی طرح سے آج ہی ابغیدہ آچکے
کتنا ہر اک نگاہ پر آئینہ رومرا
آنا بندہ خاند اگر تجھ کو عار ہے
ہر دن رو برو پیش تو میں سرور دگلو
صدمے میں تیر کی تین تیر پکروان



ہیں شعر تم جتنے زمانے میں
اے درو مانے ہیں یہ سب



جو شخص کہ گذر ہو بر نظر سے نظری ہو
ہر شے میں شیشہ ہو ہر شے پر شیشہ ہے
دان دل میں کہ دور ہو تو یان باوہری ہے
مجھے نہیں ملتا یہ مری بے نہری ہے
جوں گمت گل اس میں تری پردہ دی ہے
تو ہی تو حریفوں کی تیلن دروہری ہے

یاں غیشک جلو کے تین جلوہ گری ہو
گر ناز کیے عشق تجورنگ کہا ہو
جوں شیشہ ساعت میں تکرانہ چکا ہو
سو طرح سے دیتے ہیں اور سوچ ہنر
دل نکاسے بیٹھچھہ دل خند کہا نا ہو
ہر چہ نہ زور شید زور سیم میسر ہو



لیتا ہے خبر وہ تو ہی خلق کی بس کن
اسے تیلن اسے دروہت بی خبری ہو

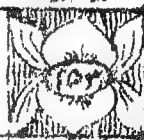


یہ محبت نہیں ہے آفت ہے
میں ہو دیکھا بڑی مصیبت ہے
یہ بھی اک نوع کی حماقت ہے
نہ عبادت نہ کیم ریاضت ہے

جگو تجھے جو کچھ محبت ہے
وگسا کہتے ہیں عاشقے جبکو
بند احکام غسل میں رہنا
ایک ایمان ہے بساط اپنے



آہنسون میں بتوں کے دام میں یوں
دروہی بھی خدا کے قدرت سے



بلبلو گفتو ہے غنچہ زلف تہ گئے
پیش ازین کیہ چید اس کی تہ گئے
پیشین معلوم نہ تہ گئے
زعم میں ان پر سطرین تہ گئے
نخت مدد تہ گئے تہ گئے

کل اگر سنگہ بیوضی بید کیہ بکر گئے
چند مدت اب تم اسے بار گئے
آنسو دین کیہ بکر گئے تہ گئے
یہ نہیچہ اوہی شاطر نہ گئے تہ گئے
تہ گئے تہ گئے تہ گئے

غزل

اوستے دیکھا آگے ہم اور ہمیں پیدا ہو کر
 ہم تماشے کے لیے آپ سی تماشہ سوسے
 جس میں یان صلاح سہی فتنی براب ہو کر
 دہونے سے ہر تارین او کو گردہ کیا ہو کر

شخص و عکس اس آئینہ میں جلوہ فرما ہو کر
 آئے تو اس مجھے میں قصہ کا دور
 شیخ جب کہ نہ پوچھو خلق پر وہ ہر فساد
 آہ و وہ صبر و برد تو جبرین عیب کے

دل ہی کچھ تنہا خفا ہو کر زبان سے اور نہ کیا
 ہم ہی تو اسے رو چلے کو مٹیا ہو کر

جس لیے آئے تو میں ہم کر چلا
 ہم تو دس جینے کی باتوں مر چلا
 ایک دم آئے اور اوہ ہر چلا
 تم رہو اب ہم تو اپنے گھر چلا
 جب کوئی افسون ترا اوہ ہر چلا
 زخم کٹون کے سناہی ہر چلا
 چشم تر آئے تھے دامن تر چلا
 شیخ جب چور گھر باہر چلا
 وہ پے آئے آگیا جید ہر چلا
 سناہ اپنے آپ اوستے لیکر چلا
 بارگاہ ہی انوار سے پھر چلا
 جب تک کہ بس چل سکے ساغر چلا

تنت چندانچہ زنی ہر چلا
 زندگی ہے یا کوئی طوفان ہے
 کیا ہمیں کام ان گلوں اسی صبا
 درستو دیکھا تماشایان کا بس
 آہ بس جی مت جلاں جانے
 ایک مین درلش ہوں و کیا ہر درد
 شیخ کے مانند ہم اس نیم مین
 رہو نہ جیتے مین آپ سے او کو ہر
 ہم نہ جانے پاسے باہر آپ سے
 ہم جان مین آئے تھے تنہا دے
 جون شہر اسے ہستی بی بردیان
 ساتیا یان لگ رہا ہے چل چلا

درو کچھ معلوم ہے یہ لوگ سب
کس طرف سے آئے تھے کید پر چلے

تب کہیں تیرے کان پڑتی ہے
ایک بجلی سی آن پڑتی ہے
کچھ تھارے ہی دھیان پڑتی ہے
خلق کی ہر زبان پڑتی ہے
یوں ہی اسے مہربان پڑتی ہے

بات جب آنداز پڑتی ہے
آتش عشق قہر آفت ہے
آخر الامر آہ کب ہو گا
بات چڑھتی ہے دل پہ جوا خسر
میرے احوال پر نہ ہنس اتنا

شعر ہے اور درو ہے لینے
بات عین اور ہے جان پڑتی ہے

بیٹھ کر کہہ ان آنسوؤں کا پاون نکال
صدق ترے کبار تو نہیں دیکھا ہے
دل زلفوں میں سج جاتا تھا کہو تو چہ
جسکے میں مرد دل میں پڑی تیں لاکھ
دین چاہے سو تھو اور کچھ باتیں بنائے
رخصت تو بیٹھ یہ اب چھوڑی ہیں کا
مہر کی مہر کی دی تو تو نہیں آئے
شرکان تو وہ ہیں کر دیں تب سامنی ہوا

اک دن سنبھلتی نہیں اب ہر سنبھال
جو کچھ کہہ دیکھا خدا دیکھیں کرنا چاہا
ایسے سے کوئی آنہ تیں کیونکہ کھا دیا
وہ سچ رہا اس اور کچھ عین نظر آیا
کب تجھ پہ گدڑا ہے کبھی میرا سا حال
کیا جانے کس دل کے تیں آہ دہیں گے
پہر گئے قیامت ہو اگر ایسی نہ آؤ
ابرو نہ تو نہ تیں تیں سنبھال

وعدہ کی تو مدت نہ کئی درو کچھ اوستے
اس غم کو پہلا کہیے کوئی کب تیں گے

ہم ہی نامق دماغ چو دراکر دکھلا دیکھے
گاہ گاہی پاس میرا آیتو آجائے
ہم بلا سے یان پڑا توں کو گھیرا آجائے
ہم سدا غیرت لکنا شکہ کھیرا آجائے
رات دن ہر چند اپنی دل کو بہلا آجائے
دی جلی بوجھو و پری سائے
برگڑی اوٹھ اوٹھ کہ ہم جیکے لہو جاکے
ہاتھ اب بکھر نہیں تھ پانڈو لہو آجائے

غیر جو بیفا نہ دھاتوں پگل کھایا کو
دل کی دل جاکھے شکوہ تو لکھو گاہیں
دن تھمرا تو گھو بار تو خوشی ہو طرح
دل بڑا ہو جا کوئی تجھ سے پرین عیش
چین تو بکھو نہ آیا کہیسا عت اوں شیر
دیکھتے پانٹنیں ہر کوئی جکی چانو پان
اچو دروازہ ملک ہی وہ نہ آیا ایکسار
یا تو درایتیں نہیں یا تو لڑو لکھ پھر سے



تب ہمارے اسکے ایک یون نہیں تھی درو یان
بات ایسی ویسی ہسم خار میں کم لایا کیے



سرا لیک ساتھ ہم دونوں تھیا ہاتھ ہونٹھے
نہ تھا کچھ اور نہ پریاں جس جیکے کہیے کو ہونٹھے
پیشے تو ہونڈ نہ جیکو سو دی آپ ہونٹھے
لگا تھ خون دین ہو کو دی آپ ہونٹھے

ہوا چو کہ نہ ہوتا تھا کہیں کیا چکر و ہونٹھے
سا دا پنی میں ہونٹھے آپ اب تو نہیں ملتے
نہ ہونٹھے کہ ہونٹھے ہونٹھے اور ول کی باتیں
دعا کی چیت ہی ہونٹھے ہونٹھے ہونٹھے



نہ اوٹھو رو اوٹھو ہونٹھے ہونٹھے
جیکے یون جیت آوے سوتم ایتھ ہونٹھے



ہم اپنا دل غل میں دیا لکھ لکھ لکھ لکھ
جیکے خان آوے لکھ لکھ لکھ لکھ
قسم کھا لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ

جوان و چاہو ہوا لکھ لکھ لکھ لکھ
نہ ہونٹھے لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ
سجستہ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ

<p>نہیں کہو کہ ہر سر کہ نہیں کیا اگر چہ کہ دن تھے تو وعدہ کیا نہیں ہی ہر چہ سدا رہو میں یوں تو گنایاں میرا وہ نہ چہ</p>	<p>کوئی دلی رسی چکو پہلے گردش و سدا نہ آتا تھا ہر جہ میں سوائے کچھ گرد جانی پر کیا کیلے تہا کوئی جانے جو کہ جانے</p>
<p>کوئی ٹیچہ اوس گئے یان جا سکے ہے ہر چہ جلدی ہے ہر چہ گڑھی اوتھہ اوتھہ کے ہم اوردہ ہر چہ</p>	<p>بہو تو یہ حال یاد آئی کو ڈراتی ہے جہاں داس جو جانا ہو جلوہ میل کا گاہی کھو رو نہ کہہ نہیں کہہ میراں ہر ورنا</p>
<p>بہو امید و وعدوں کی کبر و یان دلائی ہے جدائی پر تو کشت عرصہ کیا کیا دکھائی ہے محبت کیا سبلی شگی کو دیوانہ بنائی ہے طیش و لگی سینہاں یوں ہر چہ پھر چھائی ہے</p>	<p>نہر چہ سو تو ہی کشت مند تھم کے اوس بہو تو یہ حال یاد آئی کو ڈراتی ہے جہاں داس جو جانا ہو جلوہ میل کا گاہی کھو رو نہ کہہ نہیں کہہ میراں ہر ورنا</p>
<p>ہر چہ ہے اس حال جہاں تو اسے درو بخود سا بتا چکو ہی تک بارے وہ کیا آفت کہ آتی ہے</p>	<p>ہر چہ ہے اس حال جہاں تو اسے درو بخود سا بتا چکو ہی تک بارے وہ کیا آفت کہ آتی ہے</p>
<p>انہر من نو بنو دکھانا ہے کین اس بات کا لکھنا ہے داؤ ہے لگے جو لگنا ہے یہ بھی اک بانگین کا بانا ہے آ ہے جانا جہر ہر کو آنا ہے ہر طرح کچھ نہ کہہ سنا ہے</p>	<p>ہر چہ ہے اس حال جہاں تو اسے درو بخود سا بتا چکو ہی تک بارے وہ کیا آفت کہ آتی ہے جہاں داس جو جانا ہو جلوہ میل کا گاہی کھو رو نہ کہہ نہیں کہہ میراں ہر ورنا</p>
<p>دیکھو کچھ نہ بیدار دے درو کو بکے تو منہ دکھانا ہے</p>	<p>دیکھو کچھ نہ بیدار دے درو کو بکے تو منہ دکھانا ہے</p>

دل لگے کیوں ہے سیکلی ایسی
 سب پر لکھتے ہیں تو کہنے دو
 وہ دیکھا تو ہم سے ملتے ہیں
 خون ہوتا ہے دل کا یاں آؤ
 اوسکے گرمین کر سہی پونچھیا
 مسکرایا خوشی سے وہ جس طرح

کون دیکھتے ہے اچیلے ایسی
 بات لائے ہو تم بھلی ایسی
 آپ لگ چلے کیا پھاری
 سہی پاؤں میں کیا ملی ایسی
 دل تباہ سے کوئی لگے ایسی
 باغ میں کیا کسی کے ایسی



ور و گبر کے تو جو یوں چونکا
 کیا اوشی جھین کھیلے ایسی



جیسے وٹا اپنا کسلا راز قدم کہنے لگی
 بات تم ای پل کے ہم سے کہنے لگے
 وہ ہوا پردہ تب ہم اوسکو ہم کہنے لگے
 ہر کسی کا و دین جسکو ہم کہنے لگے

کیف دم کو دیکھ کر کیف دم کہنے لگے
 غیر کو کچھ کان میں ہی مبد کہنے لگے
 وہ واقعت کی مجھ کو دیکھا جا ہے
 عاقبت بات اپنی ہی سمجھتے ہی نہیں



بت پرستی کفران دلی گرفتاری و درد
 چاہنے جسکو لگے اوسکو صنم کہنے لگے



لیکن سخی نہ تو نے تک ہی مری کمانی
 مٹا نہیں جو تو ہر بکریا سی زندگانی
 ساتھ اپنے سب باتیں لیتی گئی جوانی
 بتر نہ لیے ہرے گریں ہی میں شامانی
 حواریں جابھانی رخسار خاک چھانی

دشوار بھرتے ظالم جسکو ہی نیند آئی
 منظور زندگی سے تیرا ہی دیکھنا تھا
 علاج نہیں ہم ناصر نصیحتوں کے
 مرنے سے آگے کیا ہم جا بھیکے تو رہا
 سیری اخبار کا کہ پاپاں ان نہ ہرگز

غزل

دل پہ آفت ندان ہے پیار
ریخت اب کوئی آنکھ پیار
کیا پر اسکا بیان ہے پیار
جان تو انہی جان ہے پیار

جب کہا میں کہ تک خبر لینا
ایک دم میں توجہ ہی جاتا ہے
تب گلا گئے سچ بون ہی ہو گا
میرے دل کی جو پوچھیں یہ ہے



مجھ سے مر جائیں گے تو زہر جاوین
جان ہے تو جہاں ہے پیار



یون ہی خدا جو یہ تو زندہ کا کیا ہے
دریا میں جو حباب تو آنکھیں چھپا ہے
نامے جو کچھ باطن میں تو سونا ہے

تیری کلی میں ہر پہر ہوں اور ملبہ ہے
کسی یسوع حسن ہونے جلوہ گر ہوں
پہرہ جس کی طرح گواہ قافلہ کے ساتھ



کہ بیہوش نہ ورد کہ اہل وفا ہوں میں
اوس بیوفا کے آگے جزد کرونا ہے



زندگی آپ ہی آپ گنتی ہے
سرگرمی مجھ سے جا لپکتی ہے
رہنمائی کے طور سے

جہنمی شہر میں ہے اتنی گنتی ہے
زناقت کا کچھ ادا کیا نہ دیکھو
آج ہے آہ کے ہوا چپ اور



جو خرابی کہ ورویاں پہنسی
دست قدرت سے کب سہکتی ہے



کس نے حکایت قتل تو کیا درگاہ
دل پر زہر نہ تھا کیا باطن میں

گزشتہ عاشقی ترے نزدیک تھا ہے
اس زمانہ خرابی میں کیا

نہری درشتیوں کو گھٹتا ہوئی نشتی	جھکے ہوئے سر سے تھکے ہوئے غم خیز
کرتا ہے اس قدر تو خفا و رو کو عبت	خالم وہ اپنی جان سے آپسی جھگڑے
آہستہ گزرتو تو صبا کو کی بار سے	چشمیں نہ بھیجیوں گے نسبت غبار سے
اوس سنگدل کے وعدہ خلافی کو دیکھیے	پتھر لگئی ہیں آنکھیں مری تھکارت سے
سینے کو جاک صبح کے اندک کر دوں	جون آفتاب نہ لکھ مراد لکھنا سے
ای ورو غیر کا نہیں شکھ مرے تھیں	جو کچھ کھاتا ہے جھکے ہوئے اپنی بار سے
دیکھو لگا میں آؤ دیکھ مرے مرتے	یا مکمل جا بجا گیا جی نہا ہے ہی کرتے کرتے
لاکھابی دی محبوساتی کہ بیان نکلیں ہے	خالی سہو چاہیے بیانے کے ہر تہہ ہر تہہ
جگیا کو چہ بین آؤ کی نہ پہلا بد عسر کو	ای صبا باقی تو ہی جا بجا دوتے دوتے
درو ورتش قدم تھا سرہ بجا دے	سنگ گیا اور وہی گریا بھنگے ورتے دوتے
آیا ہے ایر ورمین میں ہمار ہے	ساتی خستہ بیا کہ ترا انتظار ہے
فہم سمجھ کے اپنی نظر پہنکیو کہیں	گھنڈا جبر یہ تیر تو ہر وار پار ہے
رونا کہیں ہوشا بد عینا یہ بے سبب	گروں پر او کے خون کیسا سوار ہے
نادان نظر سے ایچ کر ادے نہ ورو کو	جو کچھ کہہ سوتے تیرا دوستدار ہے
اب گاہ گاہ سیدی طافات رہ گئی	ساتی ہوئی کہ دیسی عنایات رہ گئی

یاد کو آشنائی ترانگو تھپے
کہنے کو پہی وکون کی اک سہری گئی
باز ہی بدی تھی اور مجھ میں تیرے ساتھ
آخر کو ہمارے کے برسات کی گئی

وہ دخت زر کہ چلتی ہے ہر جا
کہتے ہیں ورو پاس ہی اک رات گئی

سہرے پیر تو ہی پراسی چھ پیر ہی ہے
ساتھ انکار کہہ دو میں نے اترا ہی ہے
نہا ہوا شک خفی کی ہی خبر ملک لینا
ساتھ ہر دانہ تبسوع کے زنا رہی ہے
حشر رشتہ اور ہر گاہی نظر بھی
اسی امید پر آیا یہ گنہگار بیٹے

دل بدلا ایسے کر اسے دروڑیجے کیونکر
ایک تو بار ہے اور تیرے حشر مدار ہی ہے

جب نظر سے ہمارے گزرے ہے
وہ زمانہ سے باہر اور بے گنج
جی پر رفتار بار گزرے ہے
حکے تو ہو کے سامنے گزرا
رات دن انتظار گزرے ہے
آپ سے بار بار گزرے ہے

نامہ زار و رو کا ہر اک
چوٹے دل کے پار گزرے ہے

تو چوکتا عیش ہی کسی بات کیلئے
ہر دن خواب تیرے تو میں تر کر لیتے
ہر آنکھ میں گری ہوئی گری ہوئی
لگاؤن اس کے ہم کھانا کھاتے
ہم جانتے ہیں ورو اندھیری میں رات کو
تو لگ رہا ہو چھوٹی چھوٹی گشت کے لیے

ہم جانتے ہیں ورو اندھیری میں رات کو
تو لگ رہا ہو چھوٹی چھوٹی گشت کے لیے

<p>گر رشک بجا چکے آنسو نہیں ملتا ہے ہم نکو دکھا دیکھ آہ ہی ہوتی ہے غفلت کو دکھا دینا کس نیند میں ہوتی ہے</p>	<p>غنا کی پیچیدہ روش کو دہوتی ہے دوہنیر کی فرصت یا شکستہ نیر نازاں ہے غور رشید کیا مانت کاسر تر و آب آہو بیجا</p>
<p>نیر رشید نہ مانتا ہے گردش مین مانے کی یان زہر دونوں کے تین شبنم ہی تو رہتی ہے</p>	<p>نیر رشید نہ مانتا ہے گردش مین مانے کی یان زہر دونوں کے تین شبنم ہی تو رہتی ہے</p>
<p>کہاں ہیں کہاں تو کہاں نو جوانی سنہ الو ملک اسب اپنی اپنی کہانی تڑپتی ہے بیکس مری جا نقتانی</p>	<p>جو ملنا چل پھر کہاں زندگانے عجب خواب دریش چہر پر تو ہے دلا سا تو دیکھ تو تنگ جا کے اور کسو</p>
<p>نبا ویکا جب تک مرے جی میں جی ہے ترا غم ہے پیار سے مرا یار جانے</p>	<p>نبا ویکا جب تک مرے جی میں جی ہے ترا غم ہے پیار سے مرا یار جانے</p>
<p>جو سانس ہی نہ رہے سو آہ کیا کرے دل میں کسکو آہ کوئی راہ کیا کرے یہ کچھ گزر چکا ہو وہ پیر چاہ کیا کرے</p>	<p>درد اپنی حال سے تجھے آگاہ کیا کرے فرسوں کی ہر شقتہ تبیع کا حصول جس پر دل پیو فانی معشوق کو سبب</p>
<p>دل دے چکا ہوں دوسرے کا فرکے ماتہ میں اب میرے حق میں دیکھتے دیکھتے کیا کرے</p>	<p>دل دے چکا ہوں دوسرے کا فرکے ماتہ میں اب میرے حق میں دیکھتے دیکھتے کیا کرے</p>
<p>جو کچھ میرے دل میں گئے پر میرے عیاں گلشن میں تو یہ کچھ آسودگی کہاں تا نفس سے اس دل دہستہ میری جان ہے غنا کا نام تو ہے ہر چند پرت کشاں</p>	<p>تنگوں کی راہ ہر دم اٹھن دل و دل خنجہ ہر دل گرفتہ گل کا ہر چاک سینہ آہوں کی شکستہ میں کسین دیکھتے تو گئے مگر نام اب جہان میں جہاں نہیں ہو کوئی</p>

غزل

دل تر چتا ہے در پہلو ہے
خسب سے چپا تائیں ہون میں
مرگ آ پو بچو کہ قابو ہے
میں صہبانہ کر مجھے اس کی شج

جلو گر ہے تجھے میں اسے ڈر ہے
بسکی خاطر تجھے نگاہوں ہے

بستی سے سفر عدم وطن ہے
بر مہند کہ سنگ دل ہے شیرین
دل خلوت و مشیم زخمین ہے
دیکھ تو یہ شور شش من و ما

مست جا تر و ناز گے پہ اس کے
عالم تو حیاں کا چمن ہے

نہ وہ مالون کی شورش نہ آہوں کی پردہ کو
جدا کر دیکھ نہ کہ حقیقت گر نہیں چرستا
سہا کیا و رو کو سپر گل کی گونج
طیش آنکھ میں بھانپتا یہ انسو بھلاؤنگو

پڑی ہر خاک پر یہ لاش اوس رشک شیدان کی
لوہکے آنسو وں رونے سے کون قتل کر لونی

تو رہے چرا و سکا شوق ہو رہا ہر
کون ہی شخص اس کا مارا ہو انہنیا
کیا دل سے ہیں زیادہ پیچیدہ
سجائے نہ تو اس کا مارا ہو کیا تکیہ ہر

دل سے کہیں لگانا اسے نہ ہو کیا
مگر جی کو مار سیکے اور رو کو مہیا ہے

		
کوئیے جھڑت نظر بجیے آہ پیچھے اوسکی طرف سے ہوسو ہوا پناہ کیجیے		کیسے تیریں نہ دیکھیں کس نہ نگاہ کیجیے شہد شکن ہر جواز وہ دل شکن کیا کر
	کہہ کو بھی نہ جانیے دیر کو بے نہ کیجیے دل میں کس کو ورویاں ہو تو راہ کیجیے	
لیے پہلوں سے آہ پر وہ دن کمان کے یکھند ہم ہی آن کر پان پیمان کے		آو و بہار دان پر نہ نایں ہم جوان کے آباد رکھو غارتہ دنیا کو اسے سپر
	دل اپنے پاس کو کھو رہتا نہیں ہر دور سپر ہی دعا وہ رہے غریب جہان رہے	
اگر ضبط کرینے جگر شرط ہے ہر کہنے کو اوسکے نظر شرط ہے		اگر آہ بہریے اثر شرط ہے برا نہیں فاش ہر آن میں
	قدم عشق میں درو گرگشا تو ہے رہ جائے گا میں خضر شرط ہے	
کچھ بار کچھ دل میں کچھ کچھ میں لگے ہر چند ہم ہی باتوں میں کچھ کچھ تو کہہ گئے		غنٹ جگر کیا انسوؤں کو سنا تہہ لگے کس طرح سے اوسنے ہی شمس کو گنا لگے
	اوسکی نظر میں درو یہ کچھ بات ہی نہیں دانت میں ہم اپنی جو کچھ سنکے سم لگے	
اگر کوں ہمیں تو ہی بشر ہے ہمیں کھنڈ ہی اوسکا درد سر ہے		یہ زائد کب خطا سے بے خطر ہے علاج درد سے سنیل ہے لیکن

	<p>سراپا چشم ہوں ہوں آئینہ پر کسو پرورد میرے کیا نظریے</p>	
<p>ندیم زمانے کی تو چشم پوشے کر سب سے تبسم ترا گل فروشنے</p>	<p>کردن کے ساتھ او شہر گرم جوشی خیر انجی لے اے گلستان غربی</p>	
	<p>نہت مست ہے بوسے نرگس چین بین کسوی تو آنکھوں نے کی بادہ لوشے</p>	
<p>کہاؤں سے آپ تاشے کو مہربانی کی اگر چہ اوسنے ہی اک عمر تیشہ رانی کی</p>	<p>بکریہ داغ نے میریہ گلستانی کی مرے سے نامہ تراستی نہ کر سکا فریاد</p>	
	<p>ہم اتنی عمر میں دنیا سے ہو گئے بےزار عجب ہے خضر نے کیونکر کے زندگانی کی</p>	
<p>پہوڑا یہ درویش کیے کید میر کو نہ کرے سجدہ اور ہر حال کیجیے جید میر کو نہ کرے</p>	<p>دل ہمت سینہ یا طرف نہ کو نہ کرے کیا کم ہر مرغ قیدہ نامہ میر مرغ دل</p>	
	<p>اے سنین بھی دفتر ترک تو نہ لگا میں جا تو ہر پیر راہ اگر گھر کو نہ کرے</p>	
<p>ہر مرتبہ میں دیکھو موجود کون ہے نافی ایاز کون ہر محمود کون ہے ہر فعل تو تمہیں مقصود کون ہے</p>	<p>ست آگہ تو وہیں کہ مشہود کون ہے دونوں بگچہ میں مٹتی سولی ہے صودہ گر چمکے کہلا ہے راز الہیہ فیہ اگر</p>	
	وہ	
<p>کس لعل کی تو خجہ میں سیم سخی ہے</p>	<p>کیا حق تہیت نے خیر سے ہے</p>	

کیا اک الہی مرے سینہ میں بکری ہے
شیشہ جڑیل میں ہے اور میں تو پرکھا ہے

ہر آہ شرر بارے ہوں سرورِ اغان
خاطرِ کدیر بیکے شکرانے ل کی خبر ہے

رباعیات

کون میری ہی جان رکھتا ہے
ورو کیا کیا گسان رکھتا ہے
مگر کہنیج لیجائے مستی مجھے
دکھائی بلندی و بستی مجھے
کراگ سی کچھ ہو کہ وہ سن میں گڑھی ہے
معلوم ہوا اور دھین انکھڑی ہے
جائے چراغ کوئی دل مہربان ہے
دوبی اگر زمین و گرا سب ان ہے
میں چپے ہوں کھات میں چھپا تو کچھ گئی
اک تہ تھی سو وہ بھی سر اپنا ٹپک گئی
رہنا جب بختیار نہ ہو تو کیا کرے
اوسکو پر اعتبار نہ ہو تو کیا کرے
اگر طبع تو مشکل ہے کہ وہ بدنام ہو جائے
پران و فطرت اور غیر میں اپنا کام ہو جائے
گر کوئی کوئے بار میں گذرے
دن بیت انتظار میں گذرے

جان تو اک جہان رکھتا ہے
پتھر سے یہ ڈھنگ اور بچہ سے میان
نہیں چھوڑتی منیدہستی مجھے
زمانے نے اے دروچوں گرد باد
کیا جانے کیا دل مصیبت یہ پٹری کر
اس طرح سے اک سخت جہانِ سنہن تھمتے
بس ہر ہی قرار یہ میرے کہ گاہ گاہ
اپو رو کیا عجیب ہو مرا شک آہ سی
آریہ چین جی کو نہ دل سے ٹپک گئی
اب کو حال ل کہ اوس ستارے سے
دل پر یہ بقیہ رہ ہووے تو کیا کرے
عاشق تو جانتا ہی نہیں اور کون ہے
نہیلیہ یار سے دکھ تو کیا آرام سوتا ہے
چرخِ عشق مل بھی ہیں گرا پسین چہر کا
یہی پیام درو کا کستا
کون سے راستہ آن بیٹھے گا

ہم کہ جانتے ہیں میں نہیں کہہ سکتا ہوں
 کیا ایک شوق کی آتش کا تھلا ہندو ہندو کا
 مگر خون کا بحر و زمین جو کہ ہر مہوش ہے
 دشت موشی کی کہ کہہ نہیں آسکتے نہیں
 گرجان ہے تو جان کے آزار ساتھ ہے
 دنیا وہ تھا سستہ سے کسو سے شین بچی
 لہجہ شہادت کا فائدہ عشق کہ ہر ہاتھ ہے
 گرا دھشتا ہر رانا نہ بتوں کے دل سے
 گرفت کا چشم بھیر میں نور سے
 آتی ہے دل میں اور ہی صورت نظر مجھ
 نہ کہہ شیر سے کام نہ لے یار سے
 مجھے دیکھ دشنام کہتے لگا
 غیر کس کو جو میں اچھو کیا تو کرتے لگا
 کون اب آرا پر کہ تم ارسی نظر

کریا میں ہر شوق صبح اک بار نفس باقی
 چھوڑا سر میں دل میں کوئی عارضہ باقی
 بنے دروہ میں ہی دیکھا بیلو کا چوڑا
 جسے اسلحہ ت کو بیا ہر سدا غامض ہے
 پاں زندگی کو مردن دشتا ساتھ ہے
 دیکھا جیسے توار کے پتھر دار ساتھ ہے
 راہ روا ہے اسہ میں گد جا تا ہے
 چہ نہ کہہ کام تو رہا ہی یہ کہ جاتا ہے
 تو جس طرف کو دیکھیے اسکا ٹھور ہے
 شاید یہ آئندہ ہی کسی کے حضور ہے
 کہیں چوٹوں اس دل کے آزار سے
 نہو کا غوش اسب ہی تو بیزار ہے
 تیری خاطر میں کیوں شاید کہ ہم آئے لگا
 آئے پرتے تھی کیوں یاد ہم آئے لگا

افراد

سب سے پہلی جگہ میں تم کو ہی پہنچا
 کل کہا کہ تو جو نہ وہ کل کہہ نہ کہہ سکتا
 گرجان ہی تو تو ہی و گرجان تو ہے
 دل کو تیرے دھت میں آزار ہے

یہ ادب تیرا نظر آتا تو اپنا دل اڑا لیا
 یہ دماغ اپنے دل کے تو بے خاک میں ہے
 غرض کہ دیکھ لیا میں جان تھان تو ہے
 اس کے رتبہ میں ہم تر کچھ شاہی ہے

یارب ہر اتنی تواب درگند کر
 ۱۰ اس پنج آبدار کار گریہی وار ہے
 ۱۱ میرا تو سچہ و مین رنج بہت جہان تو ہے
 ۱۲ ہر تو مین نہ نشید اتنی نہ دوسو رہتی ہے
 ۱۳ یہ باق قصہ سکند کا نہ کہ کورسیان
 ۱۴ از بسک جہان نقش فنا کا ہی گمین ہے
 ۱۵ علم سہی موبہم دل پر سخت چنبر ہے
 ۱۶ تعب کر شہر دل سے تو کفر آثار ہو جاوے
 ۱۷ تری اکسین کما دیکھ تو کرکس ست ہو جاوے
 ۱۸ نالہ ہر سوز اثر اور آہ بے تاثیر ہے
 ۱۹ عہد بیکون کیا تجھے کین کڑ ہے
 ۲۰ لیجے کیا آہ کد ہر جا سینے
 ۲۱ اس طرح جی مین سانس کشکی ہے
 ۲۲ مشابہ کوئی ادن آنکون سو کم ہے
 ۲۳ عبت دل بیکسی اپنی یہ تو بہت رو تا ہے
 ۲۴ بٹ پرستی ہر آب نہ بٹ شکنے
 ۲۵ نہیں ہر سب یہ خندہ دنیا کا ہر دم
 ۲۶ زس در و جد الیٰ تو تر نہ دیکو آرا ہے
 ۲۷ دیکھ کہ رخسار تیری کے صفا

کوئی خاتمان خراب کبھی مل مین گد کر
 ۱ پیدارے تو زخمیوں کا تری تیرا پار ہے
 ۲ اگر جہ مین یہ نہیں جانشا کمان تو ہے
 ۳ یہ جیتو جاگتو ہم پر قیامت گذرتی ہے
 ۴ ہمارے نرم مین ہوتا ہے اور ہی دکر سلطان
 ۵ دن جسے لگا پر اوپر دیکھا تو نہیں ہے
 ۶ بڑا نکس نکو آئندہ سہ سکتہ ہے
 ۷ اگر عقد کما مین تیج کے زار ہو جاوے
 ۸ اگر دیکھ یہ تھا سر گلشن بہت ہو جاوے
 ۹ سنگدل کیا ملک کو کسرو اپنی ہی تفصیر ہے
 ۱۰ فزون ہی بڑتا ہی نہ بان رات کڑ ہے
 ۱۱ چوٹے اس دگر سے جو مر جاوے
 ۱۲ سانس ہر پاکہ چانس کشکی ہے
 ۱۳ یہ گرس ہو سو مرغ الف لم ہے
 ۱۴ انکرم ای و دا نے عشق مین ایسا ہی ہوتا ہے
 ۱۵ کہ مہین تو خدا سے آن بنے
 ۱۶ کسکو تو لوٹے یہ پلینی دنت رکشا ہے
 ۱۷ اگر آزار ہی ہوتا ہے تو وجہ مفاصل ہے
 ۱۸ آئینہ کی یان اوکڑتی ہے قلعی

رباعیات متفرق

مرتے تین باغ و بوستان کو دیکھا
 جون آئینہ کب تلک پریشان نظر
 دیکھا ہی میں زندگی کا جب سو پنا
 لقصیر معاف تب ہی ہوگی اورو
 اورو دیکھ کر نوحہ کو روٹ گیا
 کیا تھیمہ برصیت پری ایسی ظالم
 عاشق بچو جو گمراہ بناتا ہو گا
 اور دن سے ہی تیکو تو خوش حال ہے
 پیدا کرے ہر غنیمت نقد سر بند
 جنت میں ہی اکل و پینے کا
 اورو دیکھ پکھنا جو اگر دیکھ
 پانندہ مٹو اور گہنی صفت کی
 جتنے ہی کہو جام و سجو دیکھاتا
 اور باتوں کا بوجھ کر کے اورو
 موند آئینہ سدا کب نہیں دن ٹالے گا
 اورو روبرو رقبہ کو کرتے ہو دے
 کسکا کہن کیا کسو سے کہنا
 گزرتے ہر اب طرح اپنی اورو

لیفٹے کہ ہمارا درخستہ ان کو دیکھا
 اب موندے آئینہ پس جہان کو دیکھا
 جلدنا ہر سدا ہی محکومت ہے کہنا
 جون شمع کو رنگا جب تہہ بوس اپنا
 یوں تجھے جو غصہ یک ایک چٹو گیا
 کہ تو سہی جی ڈراما کہ دل ڈوٹ گیا
 کیا کیا کہ دل میں اور کسکا آتا ہو گا
 تیرا جی وون ہی بہل جاتا ہو گا
 شکل ہے کہ حرص ہی ہو دل پر کتا
 اور رخ کا بشت میں ہی ہو گا دہندا
 کہ تو ہی بیتا کہ دل لگا کر دیکھا
 تینے تو جد ہر رنگہ اور کتا کر دیکھا
 جو کہ کہ نہیں ہر و پرو دیکھا تھا
 کچھ نہ رہا تھا کہ وہ کیوں دیکھاتا
 غفلت کر تھیں مغل میں یوں پائیگا
 محک اپنا گریبان میں ہی ڈالے گا
 اپنا اپنا ہر ایک کا ہے کہنا
 اورونا چمکے پرے سے اے کہنا

یا رب مقصود خلق کیا میں ہی تھا
 کچھ کام طور میں نہ آیا مجھ سے
 آرام نہ دن کو بقراری کے سبب
 واقعت نہ تھی ہم تو ان بلاؤں پر کھڑے
 کیا فائدہ اگر باز ہے یا نہ دیکھ
 چون آئینہ ہر چند کلی آنکھوں سے
 یوں دیکھ کی انہی غم سے جھک رہا ہوں
 اٹھا ہی نہ مگر کوئی دنوں جیتا رہ
 اور اگر بھی میں ہر جوشہ خروش
 سوچوں کو شرب کے وہ پی جاتے ہیں
 اور وہ درد جیسے کونسا معلوم
 گنہگار جہان نہ رہا ہوں لیکن
 اور رو بہت کیا پر کیا ہونے
 بنیائی نہ تھی تو دیکھتے تھی کچھ
 غم گماتے ہیں اور انشوت پتی ہیں
 گندہ ہر جو کچھ کہ گزری ہو کیا کہیے
 جب سے تو جیسے کاسوق پریشا ہوں
 اس علم کے اٹھا سمجھنا آگے
 ای ورو سہوں سے پرانا کتنا ہوں

ایسا تھک جہان میں مار میں ہی تھا
 بس تھکویہ مجھ سے مدعا میں ہی تھا
 نی رات کو چین آہ و زاری کی سبب
 یہ کچھ دیکھا سو شریاری کی سبب
 شت پردہ چشم دل پر کوری دگر
 آتا ہے نظر میں عیب اپنا جو ہر
 کتا پر سمجھ تو مٹی گر کچھ ہے شور
 ملتا ہے تجھے پھر ہی جو مجھے منظور
 رہتے ہیں وہ اہل تامل خاص ہوں
 گرداب کے مانند جو میں دریا ہوں
 چون لاد بگر سے غم ہونا معلوم
 میرے دل کا شگفتہ ہونا معلوم
 دیکھا تو عجب جہان کا لیکھا ہونے
 جب آنکھ کھلے تو کچھ دیکھا ہونے
 دن رات مجھی عجیب طرح بیتے ہیں
 پر تو فکری یہ کہ اتنا تک جیتے ہیں
 ہر جوشہ میں کشتی ہی ورق پریشا ہوں
 ای ورو ابی تو نام حق پریشا ہوں
 تو جیتہ میں چہا پریشا کتنا ہوں

ملا کو یہی اسمیں نہیں چاہی انکار
 ورنہ یہ عیشہ جاوے سستی سے کو
 آنکھیں تری یوں نشتر سی مانی ہیں چوں
 کی بہتہ طریق زندہ میں ہمسرتیاہ
 عیون کو چہ مسواک اسی میں دکھیا
 کب جھپٹیں ہو دنیا کی طلب بھیک سے
 کیسے نشوونما سی ہوئی بے نصیب
 منت پر بھیکہ کہ میں نے عمر بیکر کاٹی
 کسے اپنے چاہیے پر کیا اشتا
 برستہ کی پسی کب نہیں مرنی ہے
 اب ویر جو چکے کہ زندگی باقی ہے
 ای بھر معلوم سب کو باری بارے
 ما حشر تری مرید ہی ویرے کا
 آزاد ہی معرفت نے ای ویر و بیکہ
 کیوں اتنی آنکھ ہی جو اب تید جیتا
 شیریں چلی اور گئی جوان اپنے
 کل اور کوئی بیان کرے گا اسکو
 یا دوسے ہی کچھ رسم تغافل کم کی
 روز کو مری تو رہا و و نظرون میں

بند ابتدا خضر خضر اکشا ہوں
 نے آئے دیکھئے ظالم اس عالم کو
 چون کشتی چڑھاؤ پیر کھنچی جالتے ہے
 اب کیجیے دل کو معرفت سے آگاہ
 کو چہ ہے یہ سرستہ نہیں اسین راہ
 جس دل میں ہو سب کو بیکہ بھیک سے
 اوٹھ جاے نظر سے خالق تب بھیک سے
 جس طرح سے کٹ گئی یہ دون کر کاٹی
 دور روز کی زندگی ہی چون کر کاٹی
 کب تک یہ کفر دل میں بہرتی رہے
 اند کو اپنے یاد کرتے رہے
 ہی تہ سے ہی اجعل فیض بارے
 چون موج یہ سلسلہ رہے گاجارے
 عقدہ نہ کیا قبول جے پر کوئی
 یہ ہی جو گرہ سی ہو سکل جانی ہی
 اے در و کمان ہی زندگانی اپنے
 کہتے ہیں اب آپ ہم کہانی اپنے
 تاثیر پڑی ہی پاکہ اپنے غم کی
 اس کو ہر شمس کی ہی رہی چمکے

بہتر و نئی جایا یہ سبھی سے نہ تھی
ایسا گیارا کہ اپنے جی سے نہ بنی
وون تال سے کال کی جھنسا سالی ہے
وہ اسکی یہ اسکی ہون ہی کام آتی ہے
کہتا ہے کچھ آپ آپ ہی کچھ سنتا ہے
کیا کیا کچھ اود بہتر تا ہر اور بتاتا ہے
دخواہ سب اس کے ساتھ رہلو بہتے
بس ورو عذا سی اس حسن خوب نئی

بہتر سے لی ورو کو کسی سی نہ بنے
خانہ خراب رفتہ رفتہ آخر
کال کال ہریان تال کی پیدا لی ہے
دیکھی تتر تتر اور تشبیہ تمام
کچھ آپ ہی گر کی آپ ہی کچھ خیتا ہے
ای ورو ہیشہ یہ دل دیوانہ
عاشق ہو چکے اس کے محبوب سے
تسلی یہی جو کہ بنی سود دیکھی تھنے

رباعی مستزاد

اے ورو شہید ہی نہ بخت رسا گردل سے سے رہا
ہر خط مین لکھی ہوئی ہے کربت خدا کر شک تو نگاہ
جون آئینہ حیران ہون مین سرتاپا ہر عشق گواہ
آتا ہے نظر حسن مین جلوہ کیا کیا اثر اثر

مستزاد

گر شوق ہو ہمیں حق کے پہچاننے کا ابرام کرو
کہتا ہوں خون چوٹا سا پرمانیے گا اک کام کرو
یہ غیر اگر تم مین تو لازم ہے تمہیں پہچاننا
ور تم ہی ہو تو فائدہ کیا جاننے کا آرام کرو
کبھی کہو باتو ہین اور کیسے تو سکھ پاوستہ مین

پہلواری دروہین کچہ اور سمو دکھاوستہین
 کایان میں سوچتہین جو پہل کوئی کھلاوتہین
 جودن واکو بیت گیوسے وادن منگو آوتہین

محاسنات

باطن سے جہون کی تین خبر ہے
 ظاہر پہ اونین لوکب نظر ہے
 پترین ہی عشق کا اثر ہے
 اس ناگ سے سوخہ جگر ہے

ہر سنگ میں دیکھ تو شدر ہے
 بطن کے صفا کی جستجو کر
 ناموش ہو ترک گفت گو کر
 آئینہ دل کو رو برو کر
 حیرت میں وصال آرزو کر

دیوار نصیب ہر نظر ہے
 بسکین سے یہاں گاہ درکار
 سختی سے نہ رکھ قدم تو زہار
 آہستہ گزر مہیاں کسار

ہر سنگ دکان شیشہ کرت ہے
 اور زلف کشا و کس نہیں
 دیوار غما ہے شاہ گل
 جب دل نے مرے کیا تامل
 تب پردہ رنگ و بو کیا تامل

دیکھا تو ہمارا جلوہ کرت ہے
 دست چودم یا سن سے ملد
 نزدیک و بید ہے برابر
 آئینہ و عزم سے سدا
 مانند نگہ نکل تو باہر

پتر سے تین تین ٹپک غریب

ہر غمزمین کبریا ہے محبوب	ہر نقص میں ہے کمال مطلوب
کوئی ہے نہیں جان میں معیوب	آتے ہیں مری نظر میں سب غروب
گر عیب سے پردہ ہنر ہے	
اے ورد و روز کبریا ہے	کہہ دیجئے ہے زاہد ریا ہے
بے عجب نہ نہیں جوان رسا ہے	پے محکو جہان یہ پر کشا ہے
پرواز شکستہاں پر ہے	
عم و شوق دل میں کیا اور ہی آغوش	دشت بہری ہوا ہی اور ہی ترنگ
ان گم شدہ دل کے آگے تو عقاب ہی رنگ	اہل فنا کو نام سے سستی اگر شک ہے
روح فرار ہی مری چھاتی یہ رنگ ہے	
نہ فکر صبح کی نہ غم شام تھا نہیں	نہ شوق بادہ تھا نہ سر جام تھا نہیں
جب ایک دم میں تھی محبت کام تھا نہیں	اس سستی خراب سے کیا کام تھا نہیں
ای فتنہ طور یہ تیرے ترنگ ہے	
نہ یان ہوا آپ پر نہ مرمنان کی	نہ دہشت سقر نہ ہوس ہر جہان کی
نرا بد یہ باتیں سب ہیں تری تہجان کی	فارغ ہو مقید فکر سے دونوں جہان کی
خطر اجو ہی سوا مینہ دل یہ ترنگ ہے	
کئی نصیحت میں آگے پائے قدم کلا ہے	کئی دنیا دکھا دی ہیں کہ یہی کیا ہے
ہیں یہ سوچ پر وہ خوف و شہد پر گرا آئی	براہ اوچھ در پیم زدن نہ دنا ہے
دل داریم و اندوہ سہری داریم و سودا ہے	
مگر ان بڑے قوتوں رحمت مل جاتی تہ	ہوس کرتا ہے تر عشق کی ہر ایک بات ہے

ولی یہ غم نہ کرش تو ہون گری کر کر کہ
بنازم چشم داشت را عجیبیایی دارد

بغیر از سنیہ یا کان ندیم خوش کند جانے

ستائی ہر محو ہر خط کج ادائی دوست
کر و ہر دشمنی را محو آشنا دوست

بہتری ہر اور ملت بد کے دہر با دوست
یہ تو ہی دل میں ہر میرا وی صفائی دوست

و نامری نہیں دیکھے ہے ہونا دوست

جو تو نسخ میں گذرا ہر صبح تشریف
پہر اب جو شام ہوئی صبح کب کسی آرام

غرض کہ جو ہوئی زندگانی تلخ تمام
کو جو شک مرا حال و حجب کیا کام

نگاہ بھیجو یک رنگ ہونفا دوست

ترکیب بند

شاہد ہر ملک کفر و دین تو
ہے تحت نشین دشمن تو

ہوں لفظ ہمنے آشنا میں
ہے مئے لفظ آفسرین تو

اے زیور دست غیب ہر جا
انگشت نما ہے جو نگین تو

کافر ہوں نہ ہوں جو کافر عشق
ہے ناز بہان نازین تو

دشمن ہے کمان کید ہر کوئی دوست
ہے گرے کز ہم مہر و کین تو

دیرا نے داد دیے کمان تو
آباد ہے خانہ یقین تو

ہیما ت جہان پر چہ چہان
دہوئے ہر پتی تیرے تو ہے دین تو

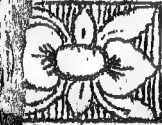
کرتا ہے یہ کون دیدہ بازے
گر رو شینے آفسرین تو

تر ہے تو ہے دل کی بے محابی
ہے پردہ چشم شکر کین تو

۲ صفحہ ہر تو ہی تو ہی شہان
منا ہے کہ ہر کمان در ذات

چون غمگینہ کرتے دل بسا ہوں
 معلوم کیا نہ میں نے کیا ہوں
 شرمندہ جذب کمر یا ہوں
 تقصیر یہ ہے کہ آشنا ہوں
 گر آوے خدا ہی میں تو کیا ہوں
 ہر چند کہ سایہ صبا ہوں
 میں ہی تو باطین رہا ہوں
 کوئی ہے طبع نارسا ہوں
 اس پنجہ میں جا ہی پسر ہوں

میں منتظر دم صبا ہوں
 اک عسر گزر گئی سمجھتے
 تنکا ہی تو بل سکا نہ مجھ سے
 بیگانہ جو مجھ سے دان پہر ہے
 موجود نہ رہے کچھ وہ کافر
 اپنے تو نہ کوئی ترہ نہ ہے
 سیدل تو نہ کرتے سمجھ نہک
 مشکل ہے مجھے کہیں سائی
 پائی نہ گل و وفا کے بوجھے



آئندہ نہ کیجے محبت
 دنیا بے منت ہی جا عورت



خوشید اگر ہو ترس کا فور
 بہتا ہی رہا سدا یہ ناسور
 کرنا ہے مجھے تراب سے نکرہ
 رکنا ہے ہمارے دل کو معور
 بے نوش نہیں ہے نیش زہور
 شمع مجلس ہے شفا طور
 کچھ تخت سے کم نہیں پر مور
 بندہ ہے سمجھ میں اپنی مجبور

پرسہ دم سرد سے نہیں دور
 ہوں داغ میں زخم دل کے ہاتھوں
 بوجھے کوئی جسکی بات مجھ سے
 ہے غم یہ ترا کہ روز و شب یوں
 ایزا میں ہے دیکھ کیا صداوت
 یان کو لیو تو سمجھ کے شکر میں
 اتنا نہ سوا میں اوڑھ لیماں
 تامل نہیں اختیار کیا میں

تو عشق کا رنگ کی میر کرنگ

و اصل ہے کوئی کوئی ہے ہجر

چروانہ و شمع مل گئے یوں
ہیں بیل و گل بیا بیا و دن



کوئی دم میں یز زنگے ہوا ہے
یہ چشم نہیں ہے نقش پا ہے
کوئی بل میں خدا بھی جانے کیا ہے
تو جان یہ خانہ خدا ہے
عقردہ یہ جاسپ پر کھلا ہے
تو محبوس کہان چہا ہے
یہ دھم تر کہ ہر گیا ہے
تیرے دل میں اگر صفا ہے
کسکے وہ منال میں گپ ہے

سر زلیست کا اعتبار کیا ہے
تو ز اسبے نظر سے ایک عالم
عالم تک ادھر تو دیکھ سے تو
پاتا تو ہے دل کے تئیں دیکھیں
یہ دیر فنا ہے حاصل چشم
یہ ہر بختی سے تو یہ عالم
یہ ہے افسانہ پادارے
یہ آئینہ منہ کے سے مت پیر
یہ ہے خبر نہ میں ز دل کی

ہر میرے تئیں ہر دلع دل کا
ہر تاجون ہے پے دل دلع دل کا

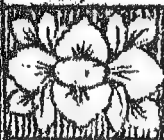


کسا ہے سحر تو تک یہ نرنگ
یہ ہوسے زمین پہ آب و رنگ
آئینہ کے دل میں ہر ہر از رنگ
کھلا ہے شراب پر دل رنگ
ہستے ہے مگر ارادہ جنگ

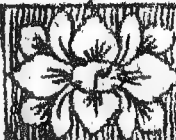
تو کہ رنگ میں ہر جبر و رنگ
یہ رنگ ہمارے بختی سے
ہر کس سحر صفا کو اس کے
ای شیشہ گران نہیں یہ بیسنا
تو ہے تر صلیغ غیب سے تو

وہ بگے مجھے دیکھ کر کیا ڈر
گر مجھ سے تو ہزار فرسنگ
پے نے سے زیادہ تر فوٹن ہنگ
تو عقدہ کشا سے خاطر ہنگ

حیرت کا سرے تو یہ اثر ہے
میں ہو بخون خیال کی طرح وان
کرتا ہے یہ دل تو زور نالی
میں غمخیز دل گرفتہ دل



جوں تم مجھے شکستہ دل رکھو
مستحق سے اپنے منغل رکھو



اک جا نہ کہیں تیرا کرنا
ایہ ہر بے صبا گذار کرنا
پچھ تو ادھر سے وار کرنا
سیرا بے تک انتظار کرنا
میرے تئیں سنگار کرنا
عاشق سے انہیں تیار کرنا
انچہ تئیں یوں مزار کرنا
بیفا نہ انتظار کرنا
زلفوں میں نہ شانہ بیکار کرنا

عاشق ہے اور اضطراب کرنا
ہم ہی میں امید وار ہو کے
اے عشق قسم ہے قتلگم میں
دل اوسکے گلے کو جب چلے تو
بینا کو نہ توڑ محتسب تو
ظالم چین ترے یہ چشم قاتل
ہو میرے سوا یہ کس سے ناہی
اسے وعدہ خلافت کب ملک تہ
آشفقہ دیون کو مت ستانا



داست ہے اون سے جو ہو دل
مست ٹوٹ پڑے کوئی گہو دل



دیکھا تو عجب کا درد سہوتا
تھا دل ہی مرا کہ وان سپر تھتا

مست تئیں عشق دل پر درختا
آنکھوں نے جد ہر کی نیزہ بازی

رحمنی نہ بیا ترے نگہ کا
ہو یا سنے کون اوس شرہ کے
پونہا میں کہ دل کو کیوں وجاڑا
میں ہم بے صبا تر سے ملو ہمراہ
سو نہ پہرے ہے کیوں چمکتا
یوں رو بہ قبول میں ہے جگر اڑا
ی و رہ جہاں کہیں میں دکھایا

جو زخم تھا سو وہ کارگر تھا
میرا ہے تو یہ دل وجگر تھا
کہتے دکھاؤں اپنا انگڑا
سرت سے ارادہ سفر تھا
تجہ میں ہی کہو تو کچھ اثر تھا
جہ میں تو عیب سے سہرا تھا
وہ مار مرا ہے جلوہ گر تھا



خاموشی ہو مت جتا کسو کو
آتا ہے نغمہ خدا کسو کو



حال حضرت امیر و علیہ الرحمۃ تذکرہ میر حسن علی صاحب کلمہ کیا
سر آمد اولیا و مشاخرین سرحیل کمال امین جبینہ عصر مغربی دھند
نہ سے تعلیم فقر و قناعت واجب الاطاعت ماہ کامل قلمک
شب زندہ داری نیز اعظم سائے نگو کاری سب گردا
یوم فضل و کمال نماز نیاز گزار مصلایے کمکشان تمثال واقع
روز راز شمع نیرم سوز و گداز جبرہ کش شراب معرفت اند خندانہ طریقت
عاصبتان در محبت واقف لذات کرب الفیت محکم طلاسے
احمد و سیم کشن آہ سرد عادت با لدولی حق آگاہ ترکان چشم
خان مردک دیدہ ایمان چیکہ کش گوشہ صبر رضا عزت گزینا
ک دنیا سرحیل اہل مراقبہ مجاہد نفس صاحب رکات صفہ عہدہ خاندان

سب قدر جناب فضائل بآب خواجہ میر المخلص و در خلعت
 الرشید زبده کلام اکابر صاف باطن نیک نظر خواجہ محمد ناصر
 متخلص عند سبب باشندہ قدیم و اختلاف شاہجہان آباد کی سلسلہ
 انکی نسبت پاک کا فقر امین سید بہار الدین نقشبند اور امرا میں
 نواب خضر خان سے جو بعد حضرت جہانگیر بادشاہ غازی میں سردار
 نامی تھے ملتا ہے اور اہل مال میں والد فقور انکے منصب دار
 بادشاہی تھے لیکن جب دنیا کو ترک کیا اور کوٹہ سلوک میں
 قدم رکھا اول گلچین گلشن بنجار حضرت شیخ المشائخ شیخ سواد
 المعروف بابہ گلشن قدم سرہ الغریز کے ہوئے اور ایک مدت
 رہنمائی شیخ صاحب موصوف سے ہزاروں جہاد نفس اور تصفیہ
 باطن کے کیے جب مخلص غار نیدار دور ہوا اور بوئے گل مراد فنا
 فی اللہ سے مسرور ہوا حسب احکام شیخ مدوح حضرت خواجہ محمد زبیر
 علیہ الرحمہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے بیعت سلسلہ
 نقشبندیہ میں حاصل کر کے بخوبی علم باطن سے ماہر ہوئے میر درد
 صاحب نے بعد نشوونما پہلے علم فارسی وغیرہ بقدر ضرورت اور
 فنون سپاگری اور علم موسیقی کو حاصل کیا چندے روز گارہشیر
 رہے آخر جب حصول دولت فقر پر طبع مائل ہوئی اپنے والد
 ماجد سے بیعت کر کے اسی سلسلہ میں داخل ہوئے علوم فنیہ
 فقہ حدیث شریعت میں کمال حاصل کیا من بعد مجاہد نقشبندی کی طرف

بسم الله الرحمن الرحيم

<p>۱۔ یہ کہ جو شخص اپنے مال سے ۲۔ یا اپنے مال سے اپنے مال سے</p>	<p>۱۔ یہ کہ جو شخص اپنے مال سے ۲۔ یا اپنے مال سے اپنے مال سے</p>
---	---

این کتاب در حدیث و احادیث و کتب معتبره

ای (نام) کے لئے	2
میں (نام) کے لئے	3

15. *Leucophaea* *Leucophaea*

محمد بن عبد الله بن محمد بن عبد الله

11-11-68

15-00000

Chapman



Handwritten signature: *James M. Smith*

وینست

100



CALL No. ۸۹۱۴۲۳۱ ACC. NO. ۵۲۲۲۱

AUTHOR م. خاں

TITLE دیوانِ سید

۸۹۱۵۲۳۱

۵۲۲۲۱

م. خاں

دیوانِ سید

Date	No.	Date	No.
7.05	89		
14	24		

MAULANA AZAD LIBRARY



MAULANA AZAD LIBRARY ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES:—

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1.00 per volume per day shall be charged for text-books and 10 Paise per volume per day for general books kept over-due.

